نکاح خواں/نکاح رجسٹرار

کی قانونی ذمہ داریاں واختیارات

ٹریننگ مینوئل

پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین

کم عمری اور زبردستی کی شادی قابلِ سزا جرم ہے

اپنے حق کیلئے آواز اٹھائیں
حکومت پنجاب آپ کے ساتھ ہے

16 سال سے کم عمر لڑکی سے شادی جُرم ہے

بدل صلح، ونی، جیسی منفی رسومات کے تحت لڑکی کی شادی کرنا یا قرآن پاک سے شادی کرنا غیر قانونی ہے۔ جس کی سزا 3 سے 7 سال تک قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ ہے۔
[سیکشن 310-A، 498-C تعزیرات پاکستان]

16 سال سے کم عمر کی لڑکی سے شادی کرنے اور کروانے والے بشمول نکاح خواں، نکاح رجسٹرار کیلئے 6 ماہ قید اور 50,000 روپے جرمانہ ہے۔
(پنجاب چائلڈ میرج ریسٹرینٹ (امینڈمنٹ) ایکٹ 2015)

لڑکی کی مرضی کے بغیر زبردستی شادی کرنے والے کو 3 سے 7 سال تک قید اور 5 لاکھ روپے جرمانہ ہو سکتا ہے۔
[سیکشن 498-B تعزیرات پاکستان]

کم عمری کی شادی کی شکایت پولیس / یونین کونسل / علاقہ جوڈیشل مجسٹریٹ کو کریں۔

خواتین کے حقوق اور مسائل سے متعلق شکایات، معلومات اور رہنمائی کیلئے **1043** پر کسی بھی وقت مفت کال کریں۔

پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین

پنجاب مسلم عائلی قوانین میں خواتین کے تحفظ کیلئے اصلاحات

نکاح نامہ

نکاح خواں/رجسٹرار کی ذمہ داری ہے کہ وہ دولہا، دلہن کو نکاح نامہ کے تمام کالم پڑھ کر سنائے اور ان کے جوابات کے مطابق تمام کالم پُر کرے۔

خلاف ورزی کی صورت میں ایک ماہ قید اور 25,000 روپے جرمانے کی سزا ہو سکتی ہے۔ دفعہ (5(2A

نکاح خواں یا شادی کروانے والے کی لازمی ذمہ داری ہے کہ وہ نکاح رجسٹرار کو شادی کی اطلاع دے اور شادی کو رجسٹر کروائے خلاف ورزی کی صورت میں تین ماہ قید اور ایک لاکھ روپے جرمانے تک کی سزا ہو سکتی ہے۔

دفعہ (5(4

پنجاب مسلم عائلی (ترمیمی) قانون 2015ء

ایک سے زائد شادی

ایسا شخص جو ایک بیوی کی موجودگی میں اور شادی کرے اور ثالثی کونسل (موجودہ بیوی) سے اجازت نامہ حاصل نہ کرے تو اس کی سزا ایک سال قید اور پانچ لاکھ روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔

دفعہ (6(5

بیوی خاوند سے اپنے نان ونفقہ کے حصول کے ساتھ ساتھ بچوں کے نان ونفقہ کیلئے بھی یونین کونسل سے رابطہ کر سکتی ہے۔

دفعہ (9(A-1

پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین

خواتین کے حقوق اور مسائل سے متعلق شکایات، معلومات اور رہنمائی کیلئے 1043 پر کسی بھی وقت مفت کال کریں۔

نکاح خواں/نکاح رجسٹرار

کی قانونی ذمہ داریاں واختیارات

ٹریننگ مینوئل

پنجاب کمیشن برائے حقوقِ خواتین

ٹریننگ مینوئل

88 شادمان II، لاہور

تحریر: عمران جاوید قریشی ایڈووکیٹ

نظر ثانی: محمد عثمان شیخ، سیکرٹری پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین

تکمیلی معاونت: وائٹ ریبن پاکستان

White Ribbon Pakistan
Stop Violence Against Women

پنجاب کمیشن برائے حقوقِ خواتین

مسلم عائلی قوانین : نکاح رجسٹرار، لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ عملہ بشمول یونین کونسل سیکرٹریز و بلدیاتی نمائندگان کی قانونی ذمہ داریاں و عملی طریقہ کار سے متعلق ایک روزہ

ٹریننگ مینوئل

فہرست

ٹریننگ مینوئل

پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین

تعارف وابتدائیہ

پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین ایک خودمختار ادارہ ہے جو حکومت پنجاب نے 2014ء میں پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین ایکٹ 2014ء کے تحت قائم کیا۔ یہ ادارہ عورتوں کے حقوق کیلئے صوبہ پنجاب میں کام کر رہا ہے۔ کمیشن کا کام تمام موجودہ قوانین و پالیسیوں کا جائزہ لینا اور عورتوں سے امتیازات کے خاتمہ کیلئے سفارشات مرتب کرنا ہے۔ کمیشن صوبہ پنجاب میں عورتوں کی سرکاری وغیر سرکاری اداروں میں خدمات وذمہ داریوں سے متعلق اعداد وشمار بھی اکٹھا کر رہا ہے اور قومی وبین الاقوامی اعلامیہ جات کی روشنی میں ملکی و صوبائی قوانین کا جائزہ ووابستگی سے متعلق بھی کام کر رہا ہے۔ عورتوں کے مسائل وشکایات سے متعلق کمیشن ایک چوبیس گھنٹے ٹال فری ہیلپ لائن چلا رہا ہے جہاں صوبہ بھر کی خواتین اپنے مسائل سے متعلق راہنمائی وداد رسی حاصل کرتی ہیں۔ کمیشن عورتوں کے حقوق پر کام کرنے والی سماجی تنظیموں سے ملکر عورتوں کے حقوق کیلئے ایڈووکیسی واستعداد کار میں اضافہ کیلئے مشترکہ خدمات بھی انجام دے رہا ہے اور باقاعدہ پروجیکٹ کے ذریعے متعلقہ اداروں کے عملہ کی استعدادِ کار کیلئے بھی کام کر رہا ہے، جس میں حالیہ نکاح رجسٹرار ولوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ عملہ بشمول یونین کونسل سیکرٹریز وغیرہ کی ٹریننگ پروجیکٹ پیش پیش ہے۔ جس سے نہ صرف صوبہ پنجاب کے 39000 سے زائد نکاح رجسٹرار کی استعدادِ کار میں اضافہ ہوگا بلکہ یونین کونسل کے عملہ وبلدیاتی نمائندگان کی راہنمائی بھی ہوگی اور وہ عورتوں کے حقوق کی پاسداری وتحفظ میں مثبت کردار ادا کر سکیں گے۔

پنجاب کمیشن، یہ ٹریننگ پروجیکٹ محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے ملکر پایہ تکمیل تک پہنچا رہا ہے، جس کیلئے کمیشن ان کا تہہ دل سے مشکور ہے۔ کمیشن، ٹریننگ ماڈیول وٹریننگ مینوئل کی تحریر کیلئے عمران جاوید قریشی ایڈووکیٹ اور نظر ثانی کیلئے محمد عثمان سیکرٹری پنجاب کمیشن اور پروجیکٹ کے متعلقہ عملہ کا شکریہ ادا کرتا ہے اور خصوصی طور پر اس ٹریننگ ماڈیول اور مینوئل کی تشکیل وتکمیل کیلئے وائٹ ریبن پاکستان (White Ribbon Pakistan) کی معاونت کا شکر گزار ہے۔

فوزیہ وقار

چیئرپرسن پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین

لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین، نکاح رجسٹرار ولوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ عملہ کی استعدادِ کار میں اضافہ کا ٹریننگ پروجیکٹ ،لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے ملکر صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں کروانے جا رہا ہے۔جس سے نکاح رجسٹرار کے ساتھ ساتھ یونین کونسل کے سیکرٹری صاحبان، بلدیاتی نمائندگان، چیئر مین ودیگر عہدیداران بھی مستفید ہونگے۔ٹریننگ پلان دونوں محکموں کے قابل قانونی ماہرین نے ملکر طے کیا ہے جسکی عملی مشق عمل میں لائی جا رہی ہے۔ٹریننگ پروگرام میں لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل شاہد ناصر راجہ، ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ اکیڈمی لالہ موسیٰ شہزاد احمد حمید و فیکلٹی ممبران اکیڈمی و دیگر متعلقہ آفیسرز لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی خدمات قابل ستائش ہیں۔قوی اُمید ہے کہ یہ ٹریننگ عورتوں کے حقوق کے تحفظ و پاسداری کے ساتھ ساتھ نکاح رجسٹرار، یونین کونسل عملہ و نئے منتخب ہونے والے بلدیاتی نمائندوں کیلئے بے حد مفید ہوگی اور انہیں عائلی معاملات سے متعلق اپنی قانونی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھانے میں مدد و معاونت حاصل ہوگی۔

اسلم کمبوہ (سیکرٹری)
لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ،
حکومت پنجاب

پروجیکٹ کے مقاصد

حکومت پنجاب نے 2015ء میں مسلم عائلی قوانین و دیگر قوانین میں اہم ترامیم کی ہیں اور نئے قوانین بھی متعارف کروائے ہیں، جن کا مقصد ملک پاکستان کی خواتین کی حالت زار بہتر بنانے اور انکے حقوق کا تحفظ و پاسداری کے ساتھ معاشرے میں مطابقت قائم کرنا ہے۔
ملک پاکستان کی آدھی آبادی (پچاس فیصد) خواتین پر مشتمل ہے جو پسا ہوا طبقہ ہیں اور بیشتر اپنے حقوق سے ہی آشنا نہ ہیں اور جو جانتی بھی ہیں تو انہیں اپنے حق کیلئے قانونی پیچیدگیوں اور طریقہ کار سے مکمل واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے دشواریوں کا سامنا ہے۔ میاں، بیوی اور بچوں سے متعلق عائلی معاملات روز بروز معاشرے میں بڑھ رہے ہیں، جنکی عمومی وجہ شادی کے موقع پر نکاح نامہ فارم صحیح طور پر پُر نہ کرنا، تنسیخ، طلاق کی صورت میں پیچیدگیاں، نفقہ و جیب خرچ کے معاملات پر یونین کونسل، ثالثی کونسل کی قانونی ذمہ داریوں سے عدم واقفیت، بچپن کی شادی کے معاملات وغیرہ ہیں۔ حکومت کا ان متعلقہ قوانین میں ترامیم و اضافہ انہی مسائل کی روک تھام اور بہتری کی بابت ہے۔ جس میں نکاح نامہ صحیح پُر نہ کرنے کی صورت میں نکاح خواں / نکاح رجسٹرار کو سزاوار ٹھہرایا گیا ہے جسکی سزا ایک ماہ تک قید اور پچیس ہزار روپے جرمانہ ہوسکتی ہے۔ اسی طرح شادی رجسٹر نہ کروانے کی سزا تین ماہ تک قید اور ایک لاکھ روپے جرمانہ تک ہوسکتی ہے۔ اسی طرح بچپن کی شادی کی بابت پرانی سزا کو بڑھا کر چھ ماہ تک قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کردی گئی ہے، لہٰذا پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین نے خاندانی معاملات سے متعلق قوانین اور ان سے منسلک ادارے و افراد جن میں نکاح رجسٹرار، نکاح خواں، یونین کونسل، ثالثی کونسل و حالیہ منتخب ہونے والے بلدیاتی نمائندگان شامل ہیں کی قانونی ذمہ داریوں و طریقہ کار سے متعلق، قوانین میں حالیہ ترامیم کی روشنی میں یہ تربیتی کورس کا پروجیکٹ شروع کیا ہے، جس کا بنیادی مقصد:

- نکاح رجسٹرار / نکاح خواں، لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ عملہ بشمول یونین کونسل سیکرٹریز، بلدیاتی نمائندگان کی عائلی معاملات و ثالثی کونسل (Arbitration Council) سے متعلق قانونی ذمہ داریوں و طریقہ بارے عائلی قوانین و قواعد مع نئی ترامیم کی آگہی سے استعدادِ کار میں اضافہ،

  نکاح / شادی سے متعلق رائج رسم و رواج کا قانونی تناظر میں جائزہ،

- عورتوں کو تشدد سے بچاؤ کا قانون 2016ء، پنجاب شادی بیاہ تقریبات قانون 2016ء، وراثتی جائیداد میں عورت کا لازمی حصہ کی بابت قوانین میں ترامیم، بچپن کی شادی کی روک تھام، پیدائش کے لازمی اندراج میں نکاح نامہ فارم سے جڑے معاملات، یونین کونسل عملہ، نکاح رجسٹرار / نکاح خواں کی ذمہ داری و کام کے طریقہ کار کے حوالے سے حکومت پنجاب کے قانونی اقدامات سے آگہی سے استعدادِ کار میں اضافہ، کرنا مقصود ہے۔

نوٹ:

یہ ٹریننگ مینوئل شرکاء کیلئے ایک ریفرنس کتاب بھی ہے جو انکو عملی زندگی میں اپنی قانونی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھانے کیلئے راہنمائی مہیا کرتا ہے جس میں قانون اور طریقہ کار کی مکمل وضاحت کی گئی ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ شرکاء اس ٹریننگ مینوئل سے آگے مزید لوگوں کی ٹریننگ بھی کروا سکتے ہیں۔ ٹریننگ سیشن کے انعقاد کے طریقہ کار سے متعلق الگ سے ٹریننگ ماڈیول بھی تحریر ہے۔ یہ ٹریننگ مینوئل، ٹریننگ ماڈیول میں وضاحت طلب موضوعات سے متعلق مکمل معلومات بھی فراہم کرتا ہے، چونکہ متعلقہ قوانین انگریزی زبان میں تحریر ہیں جنکا آسان فہم اردو زبان میں ترجمہ ومفہوم ماڈیول و مینوئل میں بیان کیا گیا ہے، کسی بھی ابہام یا وضاحت کی صورت میں قانون کا اصل انگریزی متن دیکھا جائے۔

مسلم عائلی قوانین : نکاح رجسٹرار، لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ عملہ بشمول یونین کونسل سیکرٹریز و بلدیاتی نمائندگان کی قانونی ذمہ داریاں و عملی طریقہ کار سے متعلق ایک روزہ ٹریننگ مینوئل

"ٹریننگ ایجنڈا"

سیشن	موضوع	دورانیہ
سیشن نمبر1:	رجسٹریشن شرکاء	(دورانیہ 30منٹ)
	خوش آمدید شرکاء ومہمانِ خصوصی (ویلکم نوٹ)	(دورانیہ 10منٹ)
	تعارف شرکاء	(دورانیہ 20منٹ)
	اصول وضوابطِ ٹریننگ (Norms Settings)	"
	شرکاء استعدادِ کار جائزہ فارم قبل از ٹریننگ	(دورانیہ 30منٹ)
	(چائے کا وقفہ)	(دورانیہ 15منٹ)
سیشن نمبر2:	آئین پاکستان میں عورت مرد کے مساوی حقوق	(دورانیہ 30منٹ)
	نکاح نامہ سرکاری دستاویز اور بنیادی حقوق کا تعلق	"
سیشن نمبر3:	مسلم عائلی قوانین وقواعد	(دورانیہ 120منٹ)
	نکاح نامہ فارم، مسلم شادی کی بنیادی شرائط،	"
	رجسٹریشن نکاح مع صوبہ پنجاب ترامیم،	"
	نکاح رجسٹرار کی قانونی حیثیت وذمہ داریاں،	"
	شادی رجسٹریشن (ماڈل) بائی لاز2016ء	"
	حق مہر، نفقہ، کثیرالازواج مع صوبہ پنجاب ترامیم، ثالثی کونسل،	"
	بچپن کی شادی مع صوبہ پنجاب ترامیم،	"
	پیدائش کے اندراج (ماڈل) بائی لاز2016ء	"

سیشن نمبر 4: تنسیخِ نکاح (دورانیہ 45منٹ)

طلاق مسلم عائلی قوانین آرڈیننس سیکشن 7 "

طلاق تفویض، مبارات، خلع "

مسلم شادیوں کو تنسیخ کرنے کا قانون مجریہ 1939ء "

تنسیخ کی صورت میں ثالثی کونسل کی قانونی ذمہ داری و طریقہ کار "

(نماز و کھانے کا وقفہ) (دورانیہ 60منٹ)

سیشن نمبر 5: صحیح نکاح نامہ پُر کرنے کی عملی مشق (گروپ ورک) (دورانیہ 60منٹ)

نفقہ کے معاملات اور صحیح نکاح نامہ پُر کرنے کا طریقہ کار "

طلاق، حق مہر، ثالثی کونسل اور صحیح نکاح نامہ پُر کرنے کا طریقہ کار "

کثیر الازواج اور صحیح نکاح نامہ پُر کرنے کا طریقہ کار "

بچپن کی شادی اور صحیح نکاح نامہ پُر کرنے کا طریقہ کار "

سیشن نمبر 6: عورتوں کے حقوق کیلئے حالیہ نئے قوانین (دورانیہ 30منٹ)

عورتوں کیخلاف منفی رسومات، گھناؤنے جرائم سے تحفظ کا قانون 2011ء "

بدل صلح کی صورت میں عورت کو نکاح میں دینے کی ممانعت "

عورت کو وراثتی جائیداد سے محروم کرنے کی ممانعت "

عورت کی جبری شادی کی ممانعت، عورت کی قرآن سے شادی کی ممانعت "

عورتوں کو تشدد سے بچاؤ کا قانون 2016ء، "

شادی بیاہ تقریبات کا قانون 2016ء "

(ورکنگ چائے) (دورانیہ 15منٹ)

سیشن نمبر 7: جائزہ فارم اختتام ٹریننگ (دورانیہ 30منٹ)

اختتامی تقریب، تقسیم سرٹیفیکٹس، گروپ فوٹو

شادی، مسلم عائلی قوانین اور نکاح رجسٹرار

شادی/نکاح

شادی معاشرے کا انتہائی اہم جزو ہے، جس سے دو خاندان اور آنے والی نسلوں کا مستقبل جڑا ہوا ہوتا ہے۔ مسلم معاشرے میں شادی ایک اسلامی فریضہ، سنت رسول اللہ ﷺ ہے، مسلم شادی کیلئے لفظ نکاح ستعمال کیا جاتا ہے۔ نکاح سے مراد میاں بیوی کے درمیان ایک معاہدہ، سماجی بندھن ہے، اسلام نے مسلم شادی یعنی نکاح کو ایک اہم مضبوط معاہدہ کا نام دیا ہے اور یہ نسل انسانی بڑھنے کا شرعی و قانونی ذریعہ ہے۔ ابتدائی ادوار میں زبانی نکاح بھی کئے جاتے تھے لیکن وقت کی ضرورت کے مطابق تحریری نکاح کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور پاکستان میں 1961ء سے تحریری نکاح نامہ فارم بذریعہ قانون جاری کر دیا گیا ہے جسکے تحت ہر مسلم شادی کو تحریری طور پر رجسٹر کرنا لازمی ہے۔ جس کیلئے ہر یونین کونسل میں نکاح رجسٹرار تعینات ہیں جن کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مسلم شادیوں کو رجسٹر کریں، خلاف ورزی کی صورت میں قانون نے سزا مقرر کی ہے۔ اس بارے مزید تفصیل آگے متعلقہ باب میں موجود ہے۔

نکاح نامہ فارم اور نکاح رجسٹرار

مسلم شادی کیلئے نکاح نامہ فارم پُر کرنا لازم ہے اور یہ نکاح نامہ فارم مسلم عائلی قوانین قواعد 1961ء کے شیڈول میں دیا گیا ہے جسکے تحت ہر مسلم شادی کو اس نکاح نامہ کے ذریعے بذریعہ نکاح رجسٹرار، رجسٹر کرنا لازم ہے۔ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کا سیکشن 5 اس بارے بالکل واضح ہے کہ ہر مسلم شادی کو لازمی رجسٹر کیا جائے گا اور خلاف ورزی کرنے والا سزوار ہوگا۔

مسلم شادی کو رجسٹر کرنا نکاح رجسٹرار کی قانونی ذمہ داری ہے، جو ہر یونین کونسل اپنے علاقے میں بذریعہ لائسنس نکاح رجسٹرار تعینات کرتی ہے۔ نکاح رجسٹرار کا لائسنس فارم مسلم عائلی قوانین قواعد 1961ء کے شیڈول میں دیا گیا ہے جسکے تحت نکاح رجسٹرار کو قانونی اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے علاقہ کی حدود میں ہونے والی مسلم شادیوں کو رجسٹر کرے۔ اس بارے مزید تفصیل آگے متعلقہ باب میں موجود ہے۔

عائلی معاملات اور خواتین

عائلی معاملات میں لڑائی جھگڑے کی صورت میں عموماً مسائل و پریشانیوں کا زیادہ سامنا عورتوں کو ہوتا ہے کیونکہ ابھی تک ہمارے معاشرے میں عورت کو وہ مقام حاصل نہ ہوا ہے جو اسلام اور قانون نے عورت کو دے رکھا ہے۔ ایک منفی سوچ عورت کو برابر کا شہری ماننے سے انکاری ہے، جبکہ آئین و قانون میں عورت مرد برابر کے شہری اور مساوی حقوق رکھتے ہیں، بلکہ عورتوں اور بچوں کیلئے خصوصی اقدامات کرنے کا کہا گیا ہے۔ شادی کے معاملات میں عورت کی رائے کو پوچھے بغیر نکاح نامہ فارم پُر کر دیا جاتا ہے اور لڑائی جھگڑے، طلاق کی صورت میں عورت کو بہت زیادہ دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہٰذا موجودہ ٹریننگ کا بنیادی مقصد عورت مرد کی خودمختار حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے خاندانی معاملات سے جڑے قوانین و قواعد اور متعلقہ سرکاری ادارے وعملہ بشمول نکاح رجسٹرار، یونین کونسل و بلدیاتی نمائندگان کی قانونی ذمہ داریوں و طریقہ کار بارے مکمل آگاہی کے ذریعے استعدادِ کار میں اضافہ کے ساتھ عورت مرد کے مساوی حقوق کی ترقی و ترویج (Promotion) ہے۔

سیشن نمبر 1:

ٹریننگ کا پہلا سیشن، شرکاء کی رجسٹریشن، خوش آمدید مہمانِ خصوصی، تعارف شرکاء اور ٹریننگ کے اصولِ وضوابط، شرکاء کی استعدا
کار کا جائزہ فارم پُر کروانے سے متعلق ہے۔ ٹریننگ شروع کرنے سے پہلے شرکاء کی استعدادِ کار کا جائزہ فارم پُر کروانا نہ صرف شرکاء کی
استعدادِ کار کا اندازہ کرنا مقصود ہوتا ہے بلکہ سہل کار کیلئے ٹریننگ کے موضوعات پر شرکاء کے علم و تجربے و سمجھ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ٹریننگ
سیشن کو فوکس کر کے شرکاء کی استعدادِ کار میں اضافہ کرنا ہوتا ہے تاکہ قبل از ٹریننگ اور بعد از ٹریننگ، حاصل نتائج کا تجزیہ کیا جا سکے۔

سیشن نمبر 2:

آئینِ پاکستان میں عورت، مرد کے مساوی حقوق
نکاح نامہ سرکاری دستاویز اور بنیادی حقوق کا تعلق

ٹریننگ کا دوسرا سیشن آئینِ پاکستان میں شہریوں (عورت، مرد) کے مساوی حقوق اور نکاح کی صورت میں وجود میں آنے والے حقوق سے متعلق ہے۔ عورتیں پاکستان کی کل آبادی کا تقریباً نصف حصہ پر مشتمل ہیں تاہم معاشرے کی عمومی سوچ میں عورت کو کم تر شہری سمجھا جاتا ہے اور مرد کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ جبکہ آئینِ پاکستان میں ایسی کوئی تفریق نہیں اور مرد و عورت کو برابر کے شہری کا درجہ دیا گیا ہے۔ نکاح نامہ عورت مرد کے حقوق سے متعلق ایک اہم سرکاری دستاویز ہے، جس میں فریقین نکاح کے حقوق کا تعین کیا گیا ہے، لہٰذا نکاح نامہ میں کوئی ایسی شرط تحریر نہیں کی جا سکتی جو عورت مرد کے بنیادی حقوق سے متصادم ہو۔ عام رواج میں مرد حضرات دلہا کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر نکاح نامہ پُر کر لیتے ہیں، جبکہ دلہن گھر کے اندر یا نکاح والی جگہ سے دور موجود ہوتی ہے اور دلہن کے خاندان کے بزرگ پُر شدہ نکاح نامہ فارم کو محض دلہن سے دستخط و نشان انگوٹھا لگوانے کیلئے اس کے پاس لیکر جاتے ہیں، جو بنیادی حقوق کی منشاء کے منافی ہے۔ اعلیٰ عدلیہ نے عائلی معاملات سے متعلق کیسوں کا فیصلہ کرتے ہوئے نکاح نامہ فارم پر تحریر شرائط کا بنیادی حقوق سے ٹکراؤ کی صورت میں سخت فیصلے دیئے ہیں کہ عورت کو شادی کی صورت میں غلام نہیں بنایا جا سکتا، گھر میں مقید نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا نکاح رجسٹرار / نکاح خواں کو نکاح نامہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، نکاح نامہ فارم پُر کرتے وقت انسانی بنیادی حقوق اور ان سے متعلق قانونی ذمہ داریوں بارے مکمل آگاہی بہت ضروری ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973ء کے بنیادی حقوق سے متعلق اہم شقوں جن کا تعلق نکاح نامہ میں دیئے گئے حقوق سے ہے کو آسان فہم اردو زبان میں مختصر ترجمہ و مفہوم کے ذریعے پیش کیا جا رہا ہے، کسی بھی ابہام یا وضاحت کیلئے آئین کا انگریزی متن دیکھا جائے۔

آرٹیکل 9: فرد کی سلامتی و آزادی

پاکستان کے تمام افراد بشمول عورت مرد کی سلامتی وتحفظ کی ذمہ داری ریاست یعنی حکومت کی ہے۔ مثال کے طور پر اگر عورت کو اسکا شوہر ہی مار پیٹ کرے، تشدد کرے، زخمی کرے تو حکومتی ادارے عورت کے بنیادی حقوق کے پیش نظر اسکی، زندگی، سلامتی وتحفظ کی پاسداری کے ذمہ دار ہیں۔

آرٹیکل 10: گرفتاری و نظر بندی سے تحفظ

پاکستان کے کسی شہری بشمول عورت مرد کو بلاوجہ گرفتار و نظر بند نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر خاوند ہی بیوی کو اپنے گھر میں اسکی مرضی کے بغیر قید نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی حکومتی ادارے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بلاوجہ بغیر کسی قانونی اختیار کے کسی شخص کو گرفتار و نظر بند کرے۔

آرٹیکل 11: غلامی، بیگار وغیرہ کی ممانعت

پاکستان کے کسی شہری بشمول عورت مرد کو غلام نہیں بنایا جا سکتا اور نہ ہی کسی کام کیلئے مجبور کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر عورت بطور بیوی کو گھر کی نوکرانی یا غلام تصور نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح بچپن کی شادی بھی ایک طرح کی غلامی ہے، اعلیٰ عدلیہ نے متعدد فیصلوں میں اس آرٹیکل کی رو سے عورت / بیوی کی آزاد حیثیت کی تشریح کی ہے۔

آرٹیکل 14: عظمت انسانی کی حرمت

پاکستان کے ہر شہری بشمول عورت مرد کی عزت و احترام کو مقدم رکھا جائے گا۔ اس آرٹیکل کی رو سے بھی اعلیٰ عدلیہ نے اپنے متعدد فیصلوں میں عورت کی عزت و تکریم کی تشریح فرمائی ہے، یعنی کہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ عورت کی بے عزتی کرے، ناروا سلوک کرے، بُرے القابات سے نوازے وغیرہ۔

آرٹیکل 15: نقل و حرکت وغیرہ کی آزادی

پاکستان کے ہر شہری بشمول عورت مرد کی پاکستان کے اندر اور پاکستان کے باہر گھومنے پھرنے، آنے جانے کی مکمل آزادی حاصل ہے۔ اس آرٹیکل میں بھی بالکل واضح ہے کہ عورت / بیوی کو گھر میں مقید نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح نہ ہی نکاح نامہ میں کوئی ایسی شرط تحریر کی جا سکتی ہے جو بنیادی حقوق سے متصادم ہو۔ مثال کے طور پر بیوی ایک مہینہ سے پہلے میکے نہیں جائے گی یا فلاں کے گھر نہیں جائے گی، وغیرہ۔

آرٹیکل 18: تجارت، کاروبار یا پیشے کی آزادی

پاکستان کے ہر شہری بشمول عورت مرد کو بمطابق قانون تجارت، کاروبار یا ملازمت وغیرہ کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہے۔ اس آرٹیکل کی روشنی میں بھی بالکل واضح ہے کہ عورت بطور بیوی کو اسکو ملازمت کرنے یا کوئی کاروبار کرنے سے روکا نہیں جا سکتا اور نہ ہی نکاح نامہ میں کوئی ایسی شرط تحریر کی جا سکتی ہے جو بنیادی حقوق سے متصادم ہو۔

ٹریننگ مینوئل

آرٹیکل A-19: معلومات کا حق

پاکستان کے ہر شہری بشمول عورت مرد کو بمطابق قانون عوامی اہمیت سے متعلق معاملات پر معلومات حاصل کرنے کا مکمل حق حاصل ہے۔ اس بنیادی حقوق کے آرٹیکل کو مسلم عائلی قوانین کے سیکشن 5 سے ملا کر بھی پڑھا جاسکتا ہے کہ نکاح نامہ ایک سرکاری عوامی دستاویز ہے جسے کوئی بھی حسب ضابطہ متعلقہ فیس ادا کر کے اسکی مصدقہ کاپی حاصل کرسکتا ہے۔آئین پاکستان میں یہ آرٹیکل حالیہ مشہور 18 ویں ترمیم کے ذریعے شامل کی گیا ہے۔

آرٹیکل 20: مذہب کی پیروی اور مذہبی اداروں کے انتظام کی آزادی

پاکستان کے ہر شہری بشمول عورت مرد کو بمطابق قانون مذہب ومسلک اختیار کرنے اور اپنے مذہبی ادارے بمطابق قانون چلانے کی آزادی حاصل ہے۔اس آرٹیکل کی روشنی میں بھی بالکل واضح ہے کہ بیوی پر زبردستی کسی خاص مذہب ومسلک کی پیروی کرنے کیلئے مجبور نہیں جاسکتا اور نہ ہی نکاح نامہ میں ایسی کوئی شرط تحریر کی جاسکتی ہے۔

آرٹیکل 23: جائیداد خریدنے بیچنے کا حق

پاکستان کے ہر شہری بشمول عورت مرد کو پاکستان کے اندر جائیداد خریدنے بیچنے کا مکمل حق واختیار حاصل ہے۔آئین کا یہ آرٹیکل نکاح نامہ فارم میں بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ حق مہر میں اکثر جائیداد بھی لکھی جاتی ہے، جس کی تائید آئین کا یہ آرٹیکل واضح طور پر کررہا ہے کہ عورت (بیوی) جائیداد کو اپنے نام انتقال کروائے ،خریدے، بیچے یہ اس کا بنیادی حق ہے،اس مد میں اس پر کوئی قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔

آرٹیکل 25: شہریوں سے مساوات

پاکستان کے ہر شہری بشمول عورت مرد کو برابری کا حق یعنی مساوی حقوق حاصل ہیں۔صنف کی بنیاد پر کسی سے امتیاز نہیں برتا جاسکتا، جبکہ عورتوں اور بچوں کیلئے خصوصی اقدامات کرنے پر ریاست کو کوئی ممانعت نہ ہوگی۔یعنی عورتوں اور بچوں کیلئے خصوصی اقدامات کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

آرٹیکل 25الف: تعلیم کا حق۔

پاکستان کے ہر بچے چاہے لڑکا یا لڑکی کو پانچ سے سولہ سال کی عمر کے درمیان لازمی مفت تعلیم دینا ریاست کی ذمہ داری ہے۔آئین پاکستان میں یہ آرٹیکل بھی حالیہ اٹھارویں ترمیم کے ذریعے شامل کیا گیا ہے۔اس کی روشنی میں بھی بچپن کی شادی کی ممانعت ہے کیونکہ 16 سال کی عمر تک لڑکی یا لڑکا کو لازمی تعلیم دلوانا فرض ہے اور ریاست نے اسے بنیادی حق کے طور پر آئین میں شامل کر کے یہ ذمہ داری اٹھائی ہے۔

آرٹیکل 32: لوکل گورنمنٹ ادارے

ریاست پاکستان علاقائی سطح پر لوکل گورنمنٹ کے اداروں کی ترقی و ترویج کیلئے اقدامات کریگی۔ لوکل گورنمنٹ اداروں میں یونین کونسل، میونسپل و ٹاؤن ایڈمنسٹریشن، ضلعی ایڈمنسٹریشن شامل ہیں، جو ریاست کی ذمہ داری ہے کہ ان اداروں کو منظّم کرے اور چلائے۔ نکاح رجسٹرار یونین کونسل کا نمائندہ ایک طرح سے لوکل گورنمنٹ ادارے کی نمائندگی کررہا ہوتا ہے لہٰذا اسکی قانونی ذمہ داری بہت اہم ہے۔

آرٹیکل 34: عورتوں کی شمولیت

ریاست پاکستان عورتوں کی قومی دھارے کے ہر معاملے میں شمولیت کیلئے اقدامات کریگی۔ عورتیں جو ریاست پاکستان کی کل آبادی کے آدھے حصے پر مشتمل ہیں ان کو زندگی کے ہر شعبے میں برابری کی بنیادی پر مواقع فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے، اسی طرح نکاح نامہ میں کوئی ایسی شرط تحریر کر کے انکی خود مختار حیثیت پر قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔

آرٹیکل 35: خاندان کا تحفظ

ریاست پاکستان، خاندان یعنی ماں اور بچوں کے تحفظ کیلئے اقدامات کریگی۔ اس آرٹیکل کی روشنی میں حکومت کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ فیملی یعنی عائلی معاملات کے حوالے سے خصوصی اقدامات کرے جس میں عورتوں اور بچوں کے حقوق کو خصوصی توجہ دی جائے۔ صحیح پُر شدہ نکاح نامہ فارم خاندانی حقوق کے تحفظ کی ضمانت ہے۔

ٹریننگ مینوئل

بنیادی حقوق کی خلاف ورزی پر دادرسی کا طریقہ

کسی بھی عورت مرد کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں انہیں حق حاصل ہے کہ وہ آئین کے آرٹیکل 199 کے تحت ہائیکورٹ میں دادرسی کیلئے پٹیشن جسے عرف عام میں رٹ کہا جاتا ہے دائر کرسکتے ہیں اور اسی طرح وفاق کی سطح پر سپریم کورٹ میں آئین کے آرٹیکل 184(3) کے تحت پٹیشن (رٹ) دائر کرسکتے ہیں۔

نکاح نامہ ایک سرکاری دستاویز ہے جس کا براہ راست تعلق بنیادی حقوق سے ہے۔ اس میں جعل سازی یا غیر قانونی ردوبدل کی صورت میں متعلقہ یونین کونسل و محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اس صورت میں قانونی کارروائی کریں اور متاثرہ فریق ان اداروں کو درخواست دیگر براہ راست ہائیکورٹ یا سپریم کورٹ میں رٹ پٹیشن بھی دائر کرسکتا ہے۔ **اس صورت میں نکاح نامہ کی اہمیت کس قدر زیادہ ہے کہ نکاح نامہ فارم براہ راست عدالتِ عالیہ اور عدالتِ عظمیٰ تک ایک کلیدی شہادت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، اسکو صحیح، مکمل بمطابق قانون پُر کیا جانا انتہائی ضروری ہے، غلطی کی صورت میں فریقین نکاح کے علاوہ نکاح رجسٹرار / نکاح خواں بھی جوابدہ ہوتے ہیں۔**

سیشن نمبر 3:

مسلم عائلی قوانین: نکاح نامہ، حق مہر، نفقہ، کثیر الازواج اور بچپن کی شادی

ٹریننگ کا تیسرا سیشن مسلم عائلی قوانین سے متعلق ہے، جس کا تعلق نکاح رجسٹرار، نکاح خواں، یونین کونسل عملہ و دلہا، دلہن سے ہے۔ شادی کی صورت میں جہاں عورت مرد اور دو خاندانوں کے درمیان جو نئے رشتے قائم ہوتے ہیں، وہیں شادی شدہ مرد اور عورت پر متعدد قوانین کا اطلاق بھی شروع ہو جاتا ہے، جنہیں عرف عام میں عائلی قوانین یعنی خاندانی قوانین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، جو میاں بیوی اور بچوں کے معاملات سے متعلق ہیں۔ اس قانون کے تحت مسلم شادی کو رجسٹر کرنا لازمی ہے اور رجسٹر نہ ہونے کی صورت میں سزا ہے۔ شادی کی رجسٹریشن کیلئے قانون نے نکاح نامہ فارم متعارف کروایا ہے جسکے تحت ہر مسلم شادی کو اس نکاح نامہ فارم پر لکھ کر رجسٹر کرنا ضروری ہے۔

نکاح نامہ فارم اور اسکے مندرجات:

مسلم شادی بذریعہ نکاح نامہ رجسٹر کی جاتی ہے، نکاح نامہ فارم مسلم عائلی قوانین 1961ء کے قواعد کے شیڈول میں دیا گیا ہے۔ نکاح نامہ فارم کل 25 کالموں پر مشتمل ہے جن میں سے کچھ کالم لازمی پُر کرنا ہوتے ہیں جبکہ کچھ کالم ضرورت کے مطابق اور دلہا دلہن کی رضامندی کے ساتھ پُر کرنا ہوتے ہیں۔ جبکہ نکاح نامہ فارم کے آخر میں دلہا، دلہن، گواہان، نکاح خواں اور نکاح رجسٹرار کے دستخط لازمی ہیں۔ ایک نکاح نامہ فارم چار مشترکہ کاپیوں جسے عرف عام میں پرت بھی کہا جاتا ہے، پر مشتمل ہوتا ہے، ہر کاپی/پرت پر تمام معلومات ایک جیسی پُر کرنا لازمی ہے۔ اس بارے مزید تفصیل آگے متعلقہ باب میں درج ہے۔

نکاح نامہ

(فارم نمبر 2، قاعدہ نمبر 8، 10)

1- وارڈ/موضع ---------- ٹاؤن/یونین ---------- تحصیل/تھانہ ---------- اور ضلع ---------- جس میں شادی وقوع پذیر ہوئی۔

2- دولہا اور اسکے والد کا نام مع انکی سکونت بالترتیب --------------------

3- دولہا کی عمر یا تاریخ پیدائش --------------------

4- دولہن اور اسکے والد کا نام معہ انکی سکونت بالترتیب --------------------

5- آیا دولہن کنواری ہے یا بیوہ یا مطلقہ --------------------

(A)5- اگر دولہن بیوہ یا مطلقہ ہے اور اسکے بچے ہیں تو ان کی تعداد اور نام --------------------

6- دولہن کی عمر یا تاریخ پیدائش --------------------

7- اگر دولہن کی طرف سے کوئی وکیل مقرر کیا گیا ہے تو اس کا نام --------------------
معہ ولدیت وسکونت --------------------

8- دولہن کے وکیل کے تقرر کے بارے میں گواہان کے نام معہ ولدیت (1) --------------------
وسکونت اور انکی دولہن کے ساتھ رشتہ داری (2) --------------------

9- اگر دولہا کی طرف سے کوئی وکیل مقرر کیا گیا ہے تو اسکا نام --------------------
معہ ولدیت وسکونت --------------------

10- دولہا کے وکیل کے تقرر کے بارے میں گواہوں کے نام (1) --------------------
معہ ولدیت وسکونت (2) --------------------

11- شادی کے گواہوں کے نام معہ ولدیت وسکونت (1) --------------------
(2) --------------------

12- شادی سرانجام پائی کی تاریخ --------------------

13- مہر کی رقم --------------------

14- مہر کی کتنی رقم معجّل ہے کتنی غیر معجّل --------------------

15- آیا مہر کا کچھ حصہ شادی کے موقعہ پر ادا کیا گیا --------------------
اگر کیا گیا ہے تو کس قدر --------------------

16- آیا پورے مہر یا اسکے کسی حصہ کے عوض میں کوئی جائیداد دی گئی --------------------
ہے اگر دی گئی ہے تو اس جائیداد کی صراحت اور اسکی قیمت --------------------
جو فریقین کے مابین طے پائی ہے۔ --------------------

17- خاص شرائط اگر کوئی ہوں

18- آیا شوہر نے طلاق کا حق بیوی کو تفویض کر دیا ہے

اگر کر دیا ہے تو کونسی شرائط کے تحت؟

19- آیا شوہر کے طلاق کے حق پر کسی قسم کی پابندی لگائی گئی ہے؟

20- آیا شادی کے موقعہ پر مہر و نان و نفقہ وغیرہ سے متعلق

کوئی دستاویز تیار کی گئی ہے۔ اگر کی گئی ہے تو اسکے مختصر مندرجات

21- آیا دولہا کے یہاں پہلے سے کوئی بیوی موجود ہے اگر ہے تو آیا اس

نے دوسری شادی کرنے کیلئے مسلم خاندانی قوانین کے آرڈیننس

1961ء کے تحت چیئرمین ثالثی کونسل سے اجازت نامہ حاصل کر لیا

21-(الف) آیا دولہا رنڈوا ہے یا طلاق یافتہ؟

21- (ب) آیا دولہا کے ہاں پہلے سے بیوی یا بیویاں موجود ہیں؟

اگر دولہا رنڈوا یا طلاق یافتہ ہے تو اسکے

بچوں کے تعداد اور نام

22- نمبر و تاریخ مراسلہ جس کے ذریعے ثالثی کونسل نے دولہا

کو دوسری شادی کرنے کی اجازت دی ہے۔

23- نکاح خواں کا نام اور ولدیت معہ پتہ۔

24- شادی کو درج رجسٹر کرانے کی تاریخ

25- فیس رجسٹریشن جو ادا کی گئی۔

دولہا یا اسکے وکیل کے دستخط

دولہا کے وکیل کے تقرر کے گواہان کے دستخط

(1)

(2)

دلہن کے دستخط

دلہن کے وکیل کے دستخط

شادی کے گواہان کے دستخط

(1)

(2)

دلہن کے وکیل کے تقرر کے گواہان کے دستخط

(1)

(2)

نکاح رجسٹرار کے دستخط اور مہر

نکاح خواں کے دستخط

مسلم عائلی قوانین وقواعد بارے آگاہی سے قبل صحیح مسلم شادی بارے جاننا انتہائی ضروری ہے کہ شادی کیا ہے اور اسکے لازمی عوامل کون کون سے ہیں اور ان پر متعلقہ کون سے قوانین وقواعد لاگو ہوتے ہیں:

مسلم شادی کی بنیادی لازمی شرائط:

1- **جنس/صنف:** ایک لڑکا اور ایک لڑکی، (جو ممنوعہ رشتے میں نہ ہوں)

2- **بلوغت:** لڑکی اور لڑکے کا بالغ ہونا اور لازمی طور پر لڑکے کا 18 سال یا اس سے زائد عمر کا ہونا اور لڑکی کیلئے کم از کم 16 سال یا اس سے زائد عمر کا ہونا۔

3- **عاقل:** یعنی دونوں لڑکی لڑکا پاگل، نیم پاگل یا ذہنی توازن سے محروم نہ ہوں،

4- **آزاد رضامندی:** دونوں لڑکی لڑکا شادی کیلئے اپنی آزاد مرضی سے رضامند ہوں،

5- **ایجاب وقبول:** دونوں لڑکی لڑکا کا اپنی آزاد رضامندی سے ایجاب وقبول کرنا۔

6- **گواہان:** نکاح کے وقت کم از کم دو عاقل، بالغ گواہان کا لازمی موجود ہونا۔

7- **نکاح خواں:** شادی بذریعہ نکاں خواں/نکاح رجسٹرار۔

8- **رجسٹریشن:** شادی کی نکاح رجسٹرار کے پاس لازمی رجسٹریشن۔

ان مندرجہ بالا 8 شرائط سے متعلق مختصر وضاحت درج ذیل ہے:

(1) لڑکی اور لڑکے کے درمیان شادی:

پاکستان میں شادی دو مخالف جنس/صنف یعنی مرد اور عورت کے درمیان ہی ہو سکتی ہے جبکہ دنیا کے بعض ملکوں میں ہم جنس پرست بھی آپس میں شادی کر سکتے ہیں لیکن ریاست پاکستان میں صرف لڑکی اور لڑکا یعنی مرد اور عورت کے درمیان ہی شادی قانونی طور پر جائز ہے۔ اس کیلئے بھی لازم ہے کہ لڑکی اور لڑکا آپس میں ممنوعہ رشتے میں نہ ہوں، یعنی بروئے شریعت جن رشتوں کے درمیان شادی سے منع فرمایا گیا ہے، انکے درمیان شادی نہیں ہو سکتی، جیسا کہ محرم رشتے مثلاً سگے بہن بھائی، خالہ بھانجی، پھوپھی بھتیجی، ساس سسر، رضاعی بہن بھائی و دیگر ممنوعہ رشتے وغیرہ۔

(2) لڑکی اورلڑکے کا بالغ ہونا (بچپن کے نکاح/شادی کی ممانعت)

ریاست پاکستان میں شادی کیلئے لڑکی اورلڑکے کی کم ازکم عمر کا تعین کیا گیا ہے، جو بچپن کی شادی یعنی کم عمری کی شادی کی روک
تھام کیلئے ،بچپن کی شادی کا ممنوعہ قانون مجریہ 1929ء میں درج ہے۔صوبہ پنجاب میں اس قانون کے تحت شادی کیلئے لڑکی کی
ازکم عمر 16 سال اورلڑکے کیلئے کم ازکم عمر 18 سال مقرر ہے۔خلاف ورزی کرنے والے کیلئے سزا کا تعین ہے جو کرنے والا اور
کروانے والا دونوں سزاوار ہونگے۔

بچپن کی شادی کی سزا:

صوبہ پنجاب میں حالیہ طور پر یہ سزا بڑھا دی گئی ہے، جو **چھ ماہ تک سادہ قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ ہے۔**

صوبہ سندھ میں بچپن کی شادی کی عمر: آئین پاکستان میں 18 ویں ترمیم کے بعد صوبائی خودمختاری کے پیش نظر چاروں
صوبے اپنے اپنے صوبوں میں بروئے ضرورت ومنشاء بمطابق قانون سازی، ان قوانین میں صوبہ کی سطح پر ترامیم کررہے ہیں۔
صوبہ سندھ نے بچپن کی شادی کا ممنوعہ قانون مجریہ 1929ء میں صوبہ سندھ کی حد تک ترمیم کرکے لڑکی اورلڑکا دونوں کی شادی
کیلئے کم ازکم عمر 18 سال مقرر کردی ہے، جسکے تحت صوبہ سندھ میں اس عمر سے کم لوگ شادی رجسٹر نہیں کرواسکتے۔
اس حد سے کم عمر میں کی گئی شادی کو اس قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں صرف سزا دی گئی ہے جبکہ شادی اپنی جگہ قائم رہتی
ہے اوراسکی تنسیخ کیلئے الگ سے بمطابق قانون وحسب ضابطہ طریقہ کار اختیار کرنا ہوتا ہے۔جسکی تفصیل تنسیخ نکاح کے باب میں
موجود ہے۔

(3) لڑکی لڑکا پاگل، ذہنی توازن سے محروم نہ ہوں:

مسلم شادی پاگل، نیم پاگل، ذہنی توازن سے محروم لڑکی یا لڑکا کے درمیان نہیں ہوسکتی۔شادی کیلئے لڑکی لڑکے کا عاقل، بالغ ہونا
لازمی شرط ہے، یعنی وہ ہوش وہواس اور سمجھ بوجھ رکھتے ہو۔عاقل، بالغ باہوش وحواس سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص سے جو سوال کیا
جائے وہ اسکا سوچ سمجھ کے مطابق جواب دینے کے قابل ہو۔نکاح نامہ فارم میں معلومات ہی سوالات کے انداز میں پوچھی گئی
ہیں، لہٰذا ذہنی معذور شخص کا نکاح جائز نہیں۔

(4) لڑکی لڑکے کی آزاد رضامندی:

شادی کیلئے لڑکی لڑکے کی آزاد رضامندی انتہائی ضروری ہے اورکسی ایک فریق کی رضامندی کے بغیر کی گئی شادی جبری شادی کے
زمرے میں آتی ہے جسے اب تعزیری سزا بھی دی جاسکتی ہے۔جو تعزیرات پاکستان کے سیکشن B-498 کے تحت جرم ہے جسکی سزا
تین سے سال تک قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ ہے۔

ٹریننگ مینوئل

(5) ایجاب وقبول:

دونوں فریقین یعنی لڑکی لڑکا کا اپنی آزاد مرضی سے ایجاب وقبول یعنی حق مہر و دیگر شرائط نکاح کا تعین کرنا لازمی عنصر ہے، جس پر دونوں فریقین کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ لڑکا یا لڑکی کوئی بھی ایک دوسرے کو شادی کا پیغام بھجوا سکتے ہیں، اس میں کوئی قانونی و شرعی بندش نہیں۔ دونوں ایک دوسرے کو حق مہر و دیگر شرائط شادی کیلئے پیشکش کر سکتے ہیں اور اپنی رضامندی کے ساتھ شرائط نکاح پر فیصلہ کر کے شادی کو حتمی صورت دے سکتے ہیں۔ معاشرے میں رائج مشہور اصطلاح ''قبول ہے''...... ''قبول ہے''...... ''قبول ہے''......اسی ایجاب وقبول سے منسلک ہے۔

(6) گواہان شادی:

مسلم شادی کیلئے دو گواہان لازمی ہیں جبکہ اگر دلہن کی طرف سے کوئی وکیل مقرر ہو تو اسکے تقرر کیلئے بھی دو گواہان ہونگے اور اسی طرح اگر دلہا کی طرف سے کوئی وکیل مقرر ہو تو اس کیلئے بھی دو گواہان ہونگے۔ دلہن اور دلہا کے وکیل کا تقرر ضروری نہیں ہے یہ دلہن اور دلہا کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اپنے وکیل مقرر کریں یا نہ کریں لہٰذا اس طرح وکیل کے تقرر کے گواہان صرف اسی صورت شامل ہونگے اگر وکیل مقرر ہوئے اگر وکیل ہی مقرر نہ ہوئے تو پھر ان گواہان کی بھی ضرورت نہ ہوگی......لیکن شادی کے دو گواہان لازمی ہیں جو شادی کے شہادتی ہونگے کہ ان کی موجودگی میں یہ نکاح/شادی ہوئی۔ ان دو گواہان کا مکمل نام، ولدیت و سکونت نکاح نامہ فارم کے کالم نمبر 11 میں لازمی طور پر تحریر کیا جائے گا اور آخر پر دستخط و نشان انگوٹھا جات ثبت کئے جائیں گے، یہ عمل نکاح نامہ فارم کے چاروں پرتوں پر کیا جائے گا۔

گواہان کی اہلیت: نکاح کے گواہان کیلئے بنیادی نکتہ عاقل، بالغ اور آزاد رضامندی ہے۔ یعنی گواہان کیلئے ضروری ہے کہ وہ بالغ ہوں، عاقل یعنی عقلمندی سے اپنی رضامندی سے فیصلہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ پاگل، نیم پاگل، ذہنی توازن سے مرحوم شخص گواہ مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ گواہان شادی پر لازم ہے کہ وہ نکاح نامہ فارم پر اپنے دستخط و نشان انگوٹھا جات ثبت کریں، انکے انکار پر نکاح رجسٹرار اور یونین کونسل انکے خلاف قانونی کارروائی کر کے سزا دلا سکتے ہیں، جسکی تفصیل آگے دی گئی ہے۔

(7) نکاح خواں/نکاح رجسٹرار:

مسلم شادی لازمی طور پر بذریعہ نکاح خواں کی جاتی ہے جو دونوں فریقین، دلہا اور دلہن کے درمیان انکی آزاد رضامندی سے ان کے درمیان ایجاب وقبول کروا کر، شرائط شادی طے کروا کر انکے نکاح کا شرعی و قانونی فریضہ ادا کرتا ہے، اور نکاح نامہ کے کالم

نمبر 23 میں اپنا نام، ولدیت اور سکونت بارے تحریر کرتا ہے اور نکاح نامہ فارم کے آخر پر اپنے دستخط ونشان انگوٹھا جات ثبت کرتا ہے۔ نکاح خواں کی ذمہ داری ہے کہ وہ کروائی گئی شادی کو متعلقہ نکاح رجسٹرار کے پاس بذریعہ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس سیکشن 5 کے تحت لازمی رجسٹر کروائے، نکاح رجسٹرار ایسی شادی کو رجسٹر کر کے نکاح نامہ کے فارم کے آخر پر متعلقہ کالم میں اپنے دستخط و مُہر ثبت کریگا اور حسب ضابطہ ریکارڈ مرتب کریگا، جسکی تفصیل آگے دی جا رہی ہے۔ اگر نکاح خواں ایسی شادی، نکاح رجسٹرار کے پاس رجسٹر نہیں کرواتا تو اسے قانون سزاوار ٹھہراتا ہے۔ نکاح خواں کوئی بھی عاقل، بالغ شخص ہوسکتا ہے اور نکاح رجسٹرار خود بھی بطور نکاح خواں ہوسکتا ہے، جو دونوں فریقین، یعنی دلہا دلہن کے درمیان انکی آزاد رضامندی کے ساتھ ایجاب وقبول کروا کر شرائط شادی طے کروا کر نکاح کروائے اور اسے رجسٹر کرے، لہٰذا ایسی صورت میں نکاح رجسٹرار بطور نکاح خواں نکاح نامہ کے کالم نمبر 23 اور آخر پر بطور نکاح خواں اور نکاح رجسٹرار دونوں جگہ پر دستخط و مُہر ثبت کریگا۔

(8) نکاح کی رجسٹریشن:

مسلم نکاح کی مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کے سیکشن 5 کے تحت رجسٹریشن لازمی قرار دیدی گئی ہے اور مزید طریقہ کار کی وضاحت مسلم عائلی قوانین کے قواعد 1961ء میں درج ہے، جس میں نکاح خواں اور نکاح رجسٹرار کی ذمہ داریوں اور طریقہ کار سے متعلق ہدایات موجود ہیں، جسکا ترجمہ ومفہوم آسان اردو زبان میں بیان کیا جا رہا ہے، کسی بھی ابہام یا وضاحت کیلئے قانون کا انگریزی متن دیکھا جائے۔

(ہینڈ آوٹ)

صوبہ پنجاب میں شادی رجسٹریشن کے قانون میں اہم ترامیم

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کا سیکشن 5 مسلم شادیوں کی رجسٹریشن سے متعلق بتاتا ہے۔ اس میں پنجاب اسمبلی نے 2015ء میں چند اہم ترامیم صوبہ پنجاب کی حد تک کی ہیں جس میں نکاح کروانے والے یعنی نکاح خواں کیلئے یہ لازم کر دیا گیا ہے کہ وہ نکاح نامہ فارم کے تمام کالموں کو دلہا دلہن سے پوچھ کر انکی مرضی سے پُر کرے اور پھر اس نکاح کو لازمی رجسٹر کروائے، بصورت دیگر سزا وار ہو گا۔

مسلم عائلی قوانین کے سیکشن 5 کے مطابق:

(1) ہر مسلم شادی کو لازمی رجسٹر کیا جائے گا۔

(2) شادی کی رجسٹریشن کیلئے یونین کونسل ایک یا ایک سے زیادہ اشخاص کو بطور نکاح رجسٹرار کا لائسنس جاری کریگی، جو مسلم شادی کو رجسٹر کرنے کا مجاز ہوگا۔ ایک وارڈ میں ایک نکاح رجسٹرار۔

(2-A) صوبہ پنجاب ترمیم 2015: نکاح رجسٹرار یا نکاح خواں جو کوئی بھی شادی کروائے گا نکاح نامہ کے تمام کالموں کو دولہا دلہن کے واضح جوابات کی روشنی میں لازمی صحیح پُر کریگا۔

(3) ایسی شادی جو نکاح رجسٹرار کے سامنے نہ ہوئی ہو تو شادی کروانے والے نکاح رجسٹرار کو اس شادی کے بارے لازمی بتانے کے پابند ہونگے تا کہ اس شادی کو اس قانون کے تحت رجسٹر کیا جائے۔

(4) جو کوئی بھی اس قانون کی ذیلی دفعہ (3)5 کی خلاف ورزی کریگا وہ سادہ قید جو تین ماہ تک ہو سکتی ہے یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا حقدار ہوگا۔

صوبہ پنجاب ترمیم 2015ء: جو کوئی بھی اس قانون کی ذیلی دفعہ (a)(2)5 کی خلاف ورزی کریگا وہ سادہ قید جو ایک ماہ تک ہو سکتی اور پچیس ہزار روپے جرمانے کی سزا کا حقدار ہوگا۔ جو کوئی بھی اس قانون کی ذیلی دفعہ (3)5 کی خلاف ورزی کریگا وہ سادہ قید جو تین ماہ تک ہو سکتی ہے اور جرمانہ ایک لاکھ روپے کا حقدار ہوگا۔

(5) نکاح نامہ پرت کا رجسٹر، نکاح رجسٹرار مرتب کریگا اور ریکارڈ یونین کونسل میں رکھا جائے گا۔ نکاح نامہ کی کاپیاں فریقین شادی کو متعلقہ فیس وصول کر کے ادا کی جائیں گی۔

(6) کوئی بھی شخص شادی کا ریکارڈ یونین کونسل سے متعلقہ فیس ادا کر کے چیک کر سکتا ہے اور کاپی بھی حاصل کر سکتا ہے۔

ٹریننگ مینوئل

نکاح رجسٹرار کی قانونی حیثیت وذمہ داریاں

نکاح رجسٹرار کا لائسنس (Sec.5 & Rule-7):

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء مع ترامیم 2015ء کا سیکشن 5 نکاح رجسٹرار کے لائسنس بارے بیان کرتا ہے کہ یونین کونسل اپنے حلقے کے اندر نکاح رجسٹرار کو لائسنس جاری کریگی۔ مسلم عائلی قوانین کے قواعد 1961ء کے قاعدہ 7 میں نکاح رجسٹرار کے لائسنس سے متعلق تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص جو مسلم نکاح پڑھانے کی اہلیت رکھتا ہے، وہ متعلقہ یونین کونسل میں نکاح رجسٹرار کے لائسنس کیلئے درخواست دے سکتا ہے اور یونین کونسل اس شخص سے متعلق انکوائری کرنے کے بعد مطمئن ہونے کی صورت میں مشروط طور پر لائسنس بمطابق فارم 1 جاری کرسکتی ہے۔

نکاح رجسٹرار کا حلقہ اختیار: (Rule-7)

مسلم عائلی قوانین کے قواعد 1961ء کے قاعدہ 7 کے مطابق کہ یونین کونسل جو اپنی ہر وارڈ میں نکاح رجسٹرار کو لائسنس جاری کرتی ہے وہ نکاح رجسٹرار اپنی یونین کونسل کی وارڈ میں ہونے والی شادی کو رجسٹر کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ عموماً لڑکی کی رہائش والی یونین کونسل کے نکاح رجسٹرار اپنے وارڈ کی حدود میں ہونے والی شادی کو رجسٹر کرتے ہیں۔

نکاح رجسٹرار کے لائسنس کی منسوخی وسزا: (Rule-7)

مسلم عائلی قوانین کے قواعد 1961ء کے قاعدہ 7 کے مطابق کہ یونین کونسل کی طرف سے جاری کردہ نکاح رجسٹرار کا لائسنس جو مستقل نوعیت کا ہوتا ہے اور یونین کونسل صرف اسی صورت میں یہ لائسنس منسوخ کرسکتی ہے اگر نکاح رجسٹرار ان قواعد کی خلاف ورزی کرے اور خلاف ورزی ثابت ہونے پر نکاح رجسٹرار کو ایک ماہ تک قید یا دوسو روپے جرمانہ یا قید وجرمانہ دونوں سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔

نکاح رجسٹر اور مُہر: (Rule-8)

مسلم عائلی قوانین کے قواعد 1961ء کے قاعدہ 8 کے مطابق یونین کونسل ہر نکاح رجسٹرار کو اس سے متعلق فیس جو صوبائی حکومت نے طے کی ہو، وصول کرکے پچاس نکاح ناموں پر مشتمل رجسٹر (ہر نکاح نامہ چار مشترکہ کاپیوں/پرتوں پر مشتمل) بشمول نکاح رجسٹرار مُہر جاری کرے گی۔ مُہر پر نکاح رجسٹرار کا نام اور وارڈ نمبر لکھا ہوگا۔ نوٹ: نکاح رجسٹر اور مُہر یونین کونسل کی پراپرٹی ہوگی۔

نکاح رجسٹرار کی فیس: (Rule-9)

مسلم عائلی قوانین کے قواعد 1961ء کے قاعدہ 9 کے مطابق کہ جو شادی مسلم عائلی قوانین کے سیکشن 5 کے تحت رجسٹر کی جاتی ہے، اسکو رجسٹر کرنے کی سرکاری فیس دلہا یا دلہا کا نمائندہ نکاح رجسٹرار کو ادا کرنے کا پابند ہوگا جو دلہا دلہن کے درمیان طے کردہ حق مہر سے منسلک ہے۔ اگر حق مہر دو ہزار

روپے یا اس سے کم طے ہوا ہے تو پھر دو روپے نکاح رجسٹرار کو نکاح رجسٹریشن کی فیس ادا کی جائے گی۔ اگر حق مہر دو ہزار روپے سے زائد ہے تو پھر فی ہزار ایک روپے نکاح رجسٹریشن فیس بڑھتی جائے گی اور 20 روپے سے زائد کسی صورت فیس رجسٹریشن نکاح وصول نہیں کی جا سکتی۔ نکاح رجسٹرار وصول کردہ رجسٹریشن فیس میں سے 80 فیصد رقم خود رکھے گا اور 20 فیصد رقم یونین کونسل میں جمع کروائے گی۔ اگر حق مہر رقم کے بجائے پراپرٹی وغیرہ کی صورت میں ہو تو پراپرٹی کی مالیت کا تعین فریقین کی رضامندی سے طے کر کے رجسٹریشن فیس طے کی جائے گی۔

رجسٹرڈ نکاح نامہ کی کاپی (Rule-10)

مسلم عائلی قوانین کے قواعد 1961ء کے قاعدہ 10 کے مطابق نکاح رجسٹرار نکاح نامہ کے چار پرتوں کو مکمل کریگا اور متعلقہ اشخاص گواہان کے دستخط وغیرہ کروا کر اپنے دستخط و مہر ثبت کر کے رجسٹر کریگا اور پچاس پیسہ فیس فی پرت لیکر نکاح نامہ کا دوسرا پرت دلہن کو اور نکاح نامہ کا تیسرا پرت دلہا کو دیگا اور ایک پرت یونین کونسل میں اور اصل نکاح نامہ رجسٹر میں محفوظ رکھے گا۔ اگر کوئی شخص جس کے دستخط نکاح نامہ میں ضروری ہیں اور وہ دستخط کرنے سے انکار کرے تو وہ سزاوار ہوگا اور یہ سزا ہو سکتی ہے ایک ماہ تک سادہ قید یا دوسو روپے جرمانہ یہ دونوں قید و جرمانہ کی سزائیں۔

نکاح خواں اور گواہان نکاح کی ذمہ داری:(Rule-11)

مسلم عائلی قوانین کے قواعد 1961ء کے قاعدہ 11 کے مطابق اگر پاکستان کے اندر نکاح رجسٹرار کے علاوہ کوئی دوسرا شخص کسی کی شادی نکاح کروائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ فوری طور پر متعلقہ یونین کونسل کے نکاح رجسٹرار کے پاس اس شادی نکاح کی رجسٹریشن متعلقہ طریقہ کار کے تحت طے کروائے۔ ایسی صورت میں بھی اگر کسی شخص کے دستخط نکاح نامہ میں ضروری ہیں اور وہ دستخط کرنے سے انکار کرے تو وہ سزاوار ہوگا اور یہ سزا ہو سکتی ہے ایک ماہ تک سادہ قید یا دوسو روپے جرمانہ یہ دونوں قید و جرمانہ کی سزائیں۔

بیرون ملک نکاح شادی اور نکاح خواں کی ذمہ داری:(Rule-12)

مسلم عائلی قوانین کے قواعد 1961ء کے قاعدہ (رول) 12 کے مطابق اگر کوئی شخص پاکستان سے باہر شادی کرے تو وہ پاکستانی سفارت خانے (ایمبیسی) میں اس شادی کو رجسٹر کروائے گا اور وہ شادی پاکستان میں جہاں دلہن کی آبائی رہائش تھی اس یونین کونسل میں بذریعہ سفارت خانہ (ایمبیسی) رجسٹر ہوگی اور اگر دلہن پاکستانی نہیں اور دلہا پاکستانی ہے تو پھر وہ شادی دلہا کی آبائی رہائش پاکستان کی متعلقہ یونین کونسل میں حسب ضابطہ رجسٹر ہوگی۔

بیرون ملک شادی اور نکاح رجسٹرار کی ذمہ داری:(Rule-13)

مسلم عائلی قوانین کے قواعد 1961ء کے قاعدہ (رول) 13 کے مطابق ایسی شادی کی صورت میں نکاح رجسٹرار، قاعدہ 10 کے تحت اپنے رجسٹر میں رجسٹر کریگا اور ایسی صورت میں متعلقہ لوگوں کے نکاح رجسٹرار کے سامنے دستخط کروانے ضروری نہیں۔ (نوٹ: کیونکہ ایسی شادی نکاح متعلقہ سفارت خانہ (ایمبیسی) سے تصدیق ہو کر متعلقہ یونین کونسل کے نکاح رجسٹرار کے پاس آئے گی۔)

یونین کونسلز نکاح/شادی رجسٹریشن بائی لاءز 2016ء

حکومت پنجاب مسلم عائلی قوانین وقواعد کی روشنی میں یونین کونسل کی سطح پر عائلی معاملات سے متعلق آنے والی پیچیدگیوں کی بابت گاہے بگاہے بذریعہ نوٹیفکیشن بائی لاءز جاری کرتی رہتی ہے تاکہ طریقہ کار کو مزید آسان بنا کر پیچیدگیوں و دشواریوں کا حل ہو سکے۔ اسی بابت حکومت پنجاب نے 2016ء میں یونین کونسلز نکاح/شادی کی رجسٹریشن کی بابت بائی لاءز جاری کئے ہیں، جس میں مسلم شادیوں اور غیر مسلم شادیوں کی رجسٹریشن کا آسان طریقہ کار واضح کیا گیا ہے۔

مسلم افراد کے نکاح کی رجسٹریشن کا طریقہ کار (بائی لاءز 2016ء)

- نکاح رجسٹرار کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ متعلقہ یونین کونسل سے حاصل کردہ نکاح رجسٹر فارم کے مطابق نکاح کروائے۔
- نکاح رجسٹرار ہر نکاح کا اندراج یونین کونسل میں عرصہ 30 یوم میں کروانے کا پابند ہوگا۔
- خلاف ورزی کی صورت میں ناظم/ایڈمنسٹریٹر کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ نکاح رجسٹرار کا لائسنس منسوخ کردے۔
- نکاح نامہ فارم میں کسی بھی غلط اندراج کا ذمہ دار نکاح رجسٹرار ہوگا۔
- یونین کونسل میں نکاح کے اندراج کے بعد نکاح نامہ مندرجات میں تبدیلی یا درستگی کیلئے عدالت سے رجوع کرنا ہوگا۔

غیر مسلم افراد کی شادی کی رجسٹریشن کا طریقہ کار

- صرف محکمہ انسانی حقوق واقلیتی امور حکومت پنجاب کا بااختیار فرد ہی یونین کونسل میں غیر مسلم کی شادی کا اندراج کروانے کا مجاز ہوگا۔
- بااختیار فرد غیر مسلم کی شادی کا اندراج متعلقہ یونین کونسل میں عرصہ 30 یوم میں کروانے کا پابند ہوگا۔
- یونین کونسل میں شادی کے اندراج کے بعد شادی کے مندرجات میں کسی قسم کی تبدیلی یا درستگی کیلئے عدالت سے رجوع کرنا ہوگا۔
- ان کی خلاف ورزی کی صورت میں محکمہ انسانی حقوق واقلیتی امور حکومت پنجاب، بااختیار فرد کا لائسنس بغیر وجہ بتائے فوری طور پر منسوخ کرنے کا مجاز ہوگا۔ ناظم/ایڈمنسٹریٹر اس ضمن میں محکمہ انسانی حقوق واقلیتی امور پنجاب کو بروقت مطلع کریں گے۔
- شادی کے مندرجات میں کسی قسم کے غلط اندراج کا ذمہ دار بااختیار فرد ہوگا۔

حق مہر (DOWER)

حق مہر مسلم شادی کا لازمی جزو ہے، جیسا کہ ایجاب وقبول میں سب سے اہم شرط جو دلہا اور دلہن کے درمیان طے کی جاتی ہے وہ تعین حق مہر ہوتا ہے۔ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء ترامیم 2015ء کے سیکشن 10 اور نکاح نامہ کے کالم نمبر 13 تا 16 حق مہر سے متعلق بتاتے ہیں۔ نکاح نامہ میں اسکی دو اقسام مہر معجّل اور مہر موجل / مہر غیر معجّل لکھا گیا ہے۔

مہر معجّل:

ایسا مہر جو دلہا اور دلہن کے درمیان نکاح کے موقع پر طے ہوا اور اسی موقعہ پر دلہا کی طرف سے دلہن کو ادا بھی کر دیا گیا ہو، مہر معجّل کہلاتا ہے۔ یعنی کہ فوری ادا شدہ مہر، مہر معجّل ہوتا ہے۔

مہر موجل یا مہر غیر معجّل:

ایسا مہر جو دلہا اور دلہن کے درمیان نکاح کے موقع پر طے تو ہوا لیکن اس کی ادائیگی موقعہ پر نہ کی گئی اور بعد میں ادا کرنے کا کہا گیا تو وہ مہر موجل کہلاتا ہے۔

عندالطلب مہر:

ایسا مہر جو دلہا دلہن کے درمیان طے تو ہو گیا لیکن نکاح کے موقع پر ادا نہ کی گیا اور دلہن کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ بعد میں جب مرضی طلب کرلے تو ایسا مہر جو دلہن کی ثوابدید یعنی ڈیمانڈ پر چھوڑ دیا جائے تو وہ عندالطلب مہر کہلواتا ہے۔ ایسی صورت میں خاوند دلہن کو اسکی ڈیمانڈ پر ادا کرنے کا پابند ہوتا ہے لیکن اگر خاوند دینے سے انکار کردے تو وہ جھگڑے کی صورت میں معاملات عدالت میں چلے جاتے ہیں جس میں صرف فیملی کورٹ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ حق مہر کی بابت میاں بیوی کا کیس سنے۔

مہر مثل:

ایسا مہر جو نکاح کے موقعہ پر دلہا دلہن کے درمیان باقاعدہ طے نہ ہوسکا ہو تو بعد ازاں اگر مہر کی صورت میں کوئی جھگڑا ہو جائے تو دلہن اور دلہا کے خاندان والی عورتوں کے طے شدہ مہر کو دیکھتے ہوئے مثل کے طور ان فریقین کا حق مہر طے کیا جا سکتا ہے اور یہ اسی صورت ہوتا ہے اگر فریقین

آپس میں حق مہر طے نہ کریں اور جھگڑے کی صورت میں بات فیملی کورٹ میں چلی جائے تو پھر عدالت دلہن اور دلہا دونوں کے خاندان کی شادی شدہ عورتوں کے نکاح نامہ میں مہر کی مقدار کو دیکھتے ہوئے، ان فریقین کے مہر کے تعین بارے حکم جاری کرسکتی ہے۔

حق مہر میں رقم وزیورات وجائیداد:

حق مہر جو دلہن دلہا کا ذاتی معاملہ ایجاب وقبول کی اصطلاح سے بیان کیا گیا کہ دلہا جو مہر کی پیشکش دلہن کو کرے چاہے وہ رقم کی صورت میں ہو، زیورات کی صورت میں، جائیداد یعنی گھر، زرعی وشہری زمین، باغات کسی بھی صورت میں ہو اور اگر دلہن اسکو قبول کرلے تو وہ فریقین کے درمیان مہر طے ہو جاتا ہے، لہٰذا حق مہر میں رقم، زیورات، جائیداد دینے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

نکاح نامہ کے کالم نمبر 13 تا 16 میں حق مہر کو مندرجہ ذیل طریقے سے تحریر کرنے کا کہا گیا ہے:

13- مہر کی رقم ---

14- مہر کی کتنی رقم معجّل ہے کتنی غیر معجّل ---

15- آیا مہر کا کچھ حصہ شادی کے موقعہ پر ---
ادا کیا گیا اگر کیا گیا تو کس قدر ---

16- آیا پورے مہر یا اسکے کسی حصہ کے عوض کوئی ---
جائیداد دی گئی ہے اگر دی گئی ہے تو اس جائیداد ---
کی صراحت اور اس کی قیمت جو فریقین کے ---
مابین طے پائی ہے۔

نوٹ: نکاح خواں / نکاح رجسٹرار کیلئے ضروری ہے کہ نکاح نامہ کا یہ کالم دلہا اور دلہن سے پوچھ کر اور انہیں حق مہر بارے آگاہی دیکر انکی مرضی کے مطابق پُر کرے۔ حق مہر جائیداد کی صورت میں جائیداد کی صحیح اور مکمل تفصیل لکھے۔ گواہان شادی وجائیداد سے متعلق گواہان کی مکمل تفصیل مع شناختی کارڈ نمبر لکھے۔

نفقہ (MAINTENANCE)

نفقہ جسے عرف عام میں نان ونفقہ کی اصطلاح میں بیان کیا گیا ہے، یہ مسلم شادی کا اہم جزو ہے۔ جسے مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء، ترمیم 2015ء کے سیکشن 9 اور حالیہ ترمیم 9-A بشمول نکاح نامہ کے کالم نمبر 20 میں بیان کیا گیا ہے۔ نفقہ سے مراد وہ ضروری اشیاء ہیں جو ایک عام انسان کو زندگی گزارنے کیلئے لازمی درکار ہیں، یعنی روٹی، کپڑا اور رہائش کی سہولت وغیرہ، نفقہ کے زمرے میں آتی ہیں۔ مسلم شادی میں دلہا یعنی خاوند کو اپنی بیوی دلہن اور پیدا ہونے والے بچوں کے نفقہ کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کے سیکشن 9 کے مطابق: اگر کوئی خاوند بیوی کو مناسب نفقہ دینے میں ناکام ہوتا ہے، یا ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں انہیں برابری کی بنیاد پر نفقہ دینے میں ناکام ہوتا ہے، تو وہ متاثرہ بیوی، یا تمام بیویاں، یا ان میں سے کوئی ایک بیوی، دیگر دادرسی کے فورم کے علاوہ چیئرمین کو درخواست دے سکتی ہے، جو ثالثی کونسل مقرر کریگا کہ وہ اس معاملہ کو دیکھے۔ ثالثی کونسل معاملے کو دیکھنے کے بعد نفقہ کا سرٹیفکیٹ جاری کرسکتی ہے جسکے تحت خاوند کو سرٹیفکیٹ کے تحت طے کردہ رقم بیوی کو لازمی ادا کرنا ہوگی۔

صوبہ پنجاب ترمیم 2015ء: سیکشن 9(1-A) اگر ایک باپ اپنے بچے کی پرورش دیکھ بھال میں ناکام ہوتا ہے، تو بچے کی ماں، نانی/دادی، دادرسی کے دیگر فورم کے علاوہ چیئرمین کو درخواست دے سکتی ہے، جو ثالثی کونسل مقرر کریگا کہ وہ اس معاملہ کو دیکھے۔ ثالثی کونسل معاملے کو دیکھنے کے بعد نفقہ کا سرٹیفکیٹ جاری کرسکتی ہے جسکے تحت باپ کو سرٹیفکیٹ کے تحت طے کردہ رقم بچے کو بطور نفقہ لازمی ادا کرنا ہوگی۔

ایک خاوند یا بیوی ثالثی کونسل کے فیصلے کیخلاف، حسب ضابطہ، بمطابق ادائیگی مقررہ فیس، متعلقہ کولیکٹر کے پاس نگرانی دائر کرسکتے ہیں۔ جس کا فیصلہ حتمی ہوگا اور کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جائے گا۔ مذکورہ بالا شق 1 اور شق 2 کے تحت فیصلہ شدہ رقم اگر مقررہ مدت میں ادا نہیں کی جاتی تو اسکی وصولی مالیہ کے وصولی کے تحت کی جائے گی۔ صوبہ پنجاب ترمیم: اگر کوئی فریق کولیکٹر کے پاس کارروائی کے دوران کمشنر کو اس کولیکٹر سے تبدیلی کارروائی کی درخواست دے دے تو کمشنر فریق کا موقف سن کر، وجوہات تحریر کرکے، نگرانی کی کارروائی کسی دوسرے کولیکٹر یا ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ یا ایڈیشنل کمشنر کو ٹرانسفر کرسکتا ہے۔

نکاح نامہ کا کالم نمبر 20 نفقہ کو مندرجہ ذیل طریقے سے تحریر کرنے کا کہا گیا ہے:

20- آیا شادی کے موقع پر مہر و نان نفقہ وغیرہ ---
سے متعلق کوئی دستاویز تیار کی گئی ہے، ---
اگر کی گئی ہے تو اسکے مختصر مندرجات۔ ---

نوٹ: نکاح خواں/نکاح رجسٹرار کیلئے ضروری ہے کہ نکاح نامہ کا یہ کالم دلہا اور دلہن سے پوچھ کر اور انہیں نفقہ بارے آگاہی دیکر انکی مرضی کے مطابق پُر کرے۔ شادی کے موقع پر اگر دلہا دلہن کے درمیان نفقہ سے متعلق کوئی شرط طے پا جائے تو اسکی صحیح اور مکمل تفصیل لکھے۔ اگر الگ سے کوئی اسٹامپ پیپر بھی لکھا ہوا ہو یا لکھا جائے تو اسکا حوالہ مع مختصر تفصیل نکاح نامہ کے متعلقہ کالم میں لکھی جائے۔

ٹریننگ مینوئل

کثیر الازواج (POLYGAMY)

کثیر الازواج سے مراد کسی مرد کی ایک زائد شادی ہے۔ بروئے شریعت وقانون ایک مسلم مرد ایک سے زائد شادی کرنے کا حق رکھتا ہے لیکن اس کیلئے کڑی شرائط کا تعین ہے کہ وہ پہلی بیوی یا بیویوں سے اجازت لے اور ان کا مہر ونفقہ بارے انصاف سے ادائیگی کرے۔ ایک سے زائد شادی کرنے کیلئے مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کا سیکشن 6 ایک باضابطہ طریقہ کار واضح کرتا ہے اور خلاف ورزی کرنے والے کیلئے سزا کا تعین کرتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں 2015ء میں اس حوالے سے بھی قانون میں ترمیم کی گئی ہے۔

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کے سیکشن 6 کے مطابق:

کوئی مرد، پہلے سے شادی کی موجودگی میں، زائد شادی نہیں کرسکتا، ماسوائے ثالثی کونسل کی پیشگی تحریری اجازت کے اور نہ ہی ایسی شادی اس آرڈیننس کے تحت رجسٹر کی جائے گی۔ ذیلی دفعہ 1 کی درخواست برائے اجازت، تحریری طور پر حسب ضابطہ، مع مقررہ فیس چیئرمین کے پاس جمع کروائی جائے گی۔ درخواست میں زائد شادی کی وجوہات لازماً لکھنا ہونگی اور یہ بھی کہ پہلے سے موجود بیوی/بیویوں کی رضامندی حاصل کی گئی ہے کہ نہیں۔ چیئرمین ایسی درخواست کی وصولی پر، درخواست گزار اور پہلے سے موجود بیوی/بیویوں سے پوچھے گا اور ثالثی کونسل کے قیام کیلئے دونوں کو اپنے نمائندے مقرر کرنے کا کہے گا۔ اس طرح ثالثی کونسل قائم کی جائے گی اور ثالثی کونسل کارروائی کے بعد اگر مطمئن ہو کہ یہ زائد شادی ضروری اور منصفانہ ہے تو وہ مشروط طور پر اجازت دے سکتی ہے۔ ثالثی کونسل درخواست پر فیصلہ کرتے وقت کارروائی کی وجوہات کو تحریر کرے گی اور کوئی بھی فریق ثالثی کونسل کے فیصلے کیخلاف، حسب ضابطہ، بمطابق ادائیگی مقررہ فیس، متعلقہ کلیکٹر کے پاس نگرانی دائر کرسکتے ہیں۔ جس کا فیصلہ حتمی ہوگا اور کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جائے گا۔ کوئی بھی مرد جو ثالثی کونسل کی اجازت کے بغیر زائد شادی کرتا ہے تو: (A) فوری طور پر موجود بیوی/بیویوں کو حق مہر جو ادا نہ کیا گیا ہو ادا کریگا اور ناکامی کی صورت میں مالیہ کی وصولی کی طرح اس سے وصول کیا جائے گا۔ (B) سزا جو ایک سال تک سادہ قید یا پانچ ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔

صوبہ پنجاب ترمیم 2015ء:

صوبہ پنجاب میں سیکشن 6 کی ذیلی دفعہ 5(B) کو تبدیلی کر دیا گیا ہے، جس میں سزا بڑھا دی گئی ہے، سزا سادہ قید جو ایک سال تک قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ ہوسکتی ہے۔

نکاح نامہ کے کالم 21 میں کثیر الازواج کی صورت میں مندرجہ ذیل طریقے سے تحریر کرنے کا کہا گیا ہے

21- آیا دولہا کے یہاں پہلے سے کوئی بیوی موجود ہے اگر ____________________
ہے تو آیا اس نے دوسری شادی کرنے کیلئے ____________________
مسلم خاندانی قوانین کے آرڈیننس 1961ء ____________________
کے تحت چیئرمین ثالثی کونسل سے اجازت نامہ حاصل کرلیا ہے

نوٹ: نکاح خواں / نکاح رجسٹرار کیلئے ضروری ہے کہ نکاح نامہ کا یہ کالم دلہا سے پوچھ کر، گواہان وغیرہ سے تصدیق کر کے تسلی کر کے پُر کیا جائے۔ غلط اور نامکمل تحریر لکھنے سے گریز کیا جائے۔ اگر یہ کالم خالی چھوڑ دیا جائے یا سادہ لکیر لگا دی جائے اور معلومات کو چھپایا جائے تو غیر قانونی ہے اور اس بارے دلہا کو سزا ہوسکتی ہے، اگر اس میں نکاح خواں / نکاح رجسٹرار کی ملی بھگت بھی ثابت ہوگئی تو پھر نکاح خواں / نکاح رجسٹرار کو بھی سزا ہوسکتی ہے۔

یونین کونسل کی سطح پر ثالثی کونسل
(Arbitration Council)

مسلم عائلی قوانین کے قواعد 3-A،5 و 6 کے تحت: یونین کونسل میاں بیوی کے معاملات سے متعلق یونین کونسل کی سطح پر ثالثی کونسل قائم کرنے کا اختیار رکھتی ہے جو میاں بیوی کے درمیان انکے معاملات کے سلجھاؤ کیلئے دونوں فریقین کی طرف سے مقرر کردہ نمائندوں پر مشتمل ثالثی کونسل قائم کر کے اور یونین کونسل سے کوئی مقرر کردہ آفیشل یا خود چیئرمین یونین کونسل بطور چیئرمین ثالثی کونسل مقرر ہو کر بذریعہ ثالثی کونسل میاں بیوی کے معاملات حل کرواتے ہیں۔ ثالثی کونسل حسب ضابطہ کارروائی کے بعد حکم نامہ جاری کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ جس کی کارروائی دونوں فریقین کی عزت کو مقدم رکھتے ہوئے عام پبلک سے خفیہ رکھی جاتی ہے۔ ثالثی کونسل کے فیصلے ممبران ثالثی کونسل کی اکثریت سے طے کئے جاتے ہیں اور ثالثی کونسل کا فیصلہ چیئرمین کے دستخط کے بعد فریقین کو مفت مہیا کیا جاتا ہے۔ کثیر الازواج کی درخواست اور طلاق کے نوٹس کی یونین کونسل میں وصولی کے بعد چیئرمین یونین کونسل سات دن کے اندر اندر دونوں فریقین کو نوٹس جاری کرنے کا پابند ہے کہ وہ ثالثی کونسل کے قیام کیلئے اس نوٹس کو وصول کرنے کے بعد سات دن کے اندر اندر اپنے نمائندے مقرر کریں۔ اگر ایک پارٹی ملک سے باہر ہے تو چیئرمین کا نوٹس سفارت خانے (ایمبیسی) کے ذریعے بیرون ملک بھی بھجوایا جاسکتا ہے۔

مسلم عائلی قوانین قواعد 1961ء کے قاعدہ 6-A کے تحت فریقین کو حق حاصل ہے کہ اگر وہ چیئرمین ثالثی کونسل کی حیثیت کو چیلنج کر دیں تو وہ کولیکٹر کو درخواست دے کر اسے تبدیل کروا سکتے ہیں۔ جو دونوں فریقوں کو سن کر حسب ضابطہ تحریری حکم کے ذریعے فیصلہ سنا سکتا ہے۔

کثیر الازواج کی صورت میں درخواست کس یونین کونسل میں دی جائے گی: (Rule 3-A)

مسلم عائلی قوانین قواعد 1961ء کے قاعدہ A-3 کے مطابق، کثیر الازواج کی شادی کی اجازت و شکایت سے متعلق درخواست اس یونین کونسل میں دی جاسکتی ہے جہاں متاثرہ بیوی رہائش پذیر ہو یا کوئی بھی دیگر بیوی رہائش پذیر ہو یا دلہا کی مستقل رہائش والی یونین کونسل جیسی بھی صورتحال ہو یونین کونسل حسب ضابطہ کارروائی کرنے کی پابند ہے۔

کثیر الازواج کی ثالثی کونسل سے اجازت: (Rule-14)

مسلم عائلی قوانین کے قواعد 1961ء کے قاعدہ 14 کے تحت ثالثی کونسل حسب ضابطہ کارروائی کے بعد ایک سے زائد شادی جہاں مناسب اور ضروری ہو، بغیر تعصب، تحریری کارروائی کے بعد، اجازت نامہ دے سکتی ہے اور مناسب وضروری کی صورت میں یہ دیکھے گی کہ آیا موجودہ بیوی مہلک بیماری میں مبتلا تو نہیں، یا جان بوجھ کو حق زوجیت ادا نہیں کررہی یا جان بوجھ کر گھر بسائی کے دعویٰ کی ڈگری پر عملدرآمد نہیں کررہی یا کسی اور بیماری یا ذہنی مرض میں مبتلا تو نہیں۔

کثیر الازواج کی تحریری درخواست: (Rule-15)

مسلم عائلی قوانین کے قواعد 1961ء کے قاعدہ 15 کے تحت، ایک سے زائد شادی کی درخواست، دلہا تحریری درخواست کی صورت میں متعلقہ وجوہات لکھ کر اور یہ بھی لکھ کر کہ آیا اس نے پہلے سے موجود بیوی یا بیویوں سے اجازت لی ہے کہ نہیں، ہمراہ ایک سو روپے سرکاری فیس کے ساتھ متعلقہ یونین کونسل میں جمع کروائے گا اور پھر یونین کونسل حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائے گی۔

ثالثی کونسل کے فیصلے کو چیلنج کرنے کا طریقہ: (Rule-16)

مسلم عائلی قوانین قواعد 1961ء کے قاعدہ 16 کے تحت یونین کونسل کی ثالثی کونسل کی ایک سے زائد شادی کی اجازت کو کوئی بھی فریق فیصلہ کے بعد 30 دن کے اندر متعلقہ کو کلکٹر کے پاس نگرانی کی درخواست دو روپے سرکاری فیس لگا کر چیلنج کرسکتا ہے۔ یہ نگرانی کی درخواست تحریری ہوگی اور وجوہات تحریر کی جائیں گی اور درخواست گزار کے دستخط ثبت ہونگے۔

(ہینڈ آوٹ)

بچپن کی شادی/ کم عمری کی شادی

بچپن کی شادی کا ممنوعہ قانون 1929ء پنجاب ترامیم 2015ء

بچپن کی شادی یعنی کم عمر میں کی گئی شادی قانون کے مطابق تعین کردہ عمر سے پہلے کی جائے تو وہ بچپن یعنی کم عمری کی شادی کے زمرے میں آتی ہے۔ جس سے متعلق باقاعدہ قانون 1929ء سے موجود ہے اور کرنے والے، کروانے والے کیلئے سزا کا تعین ہے۔ بچپن کی شادی کا ممنوعہ قانون مجریہ 1929ء پاکستان میں اب بھی نافذ العمل ہے، **اس قانون کے مطابق شادی کرنے والے لڑکے کی کم از کم عمر 18 سال اور لڑکی کی کم از کم عمر 16 سال مقرر ہے۔**

اس عمر سے چھوٹی عمر میں کی جانے والی شادی/نکاح کم عمری یعنی بچپن کی شادی (چائلڈ میرج) کے زمرے میں آتی ہے، جسکی سزا مقرر ہے اور قصوروار جس میں وہ بالغ، والدین، نکاح خواں، نکاح رجسٹرار، یا سرپرست (گارڈین) جو کوئی بھی کم عمری کی شادی کرے گا یا کروائے گا یا معاونت کریگا تو وہ سزاوار ہوگا اور یہ سزا ہو سکتی ہے، ایک ماہ تک سادہ قید یا جرمانہ ایک ہزار روپے تک یا قید و جرمانہ دونوں سزائیں،

لیکن صوبہ پنجاب میں 2015ء میں اس سزا کو بڑھادیا گیا ہے، جو چھ ماہ تک سادہ قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ۔

شکایت کا طریقہ کار:

بچپن کی شادی کی شکایت متعلقہ یونین کونسل کو کی جائے گی جو شکایت کو متعلقہ فیملی کورٹ میں بھجوائے گی اور فیملی کورٹ کو جوڈیشل مجسٹریٹ فسٹ کلاس کے اختیار حاصل ہیں جو اس شکایت پر قانونی کارروائی کے بعد قصوروار کو سزا سنائے گی۔ اگر کوئی بچپن کی شادی ہونے جارہی ہو تو اسکی اطلاع بھی متعلقہ یونین کونسل، پولیس و عدالت کو کی جاسکتی ہے جو فوری طور پر ایسی کم عمری کی شادی رکوانے کے قانونی اقدامات کرسکتے ہیں۔

بچپن کی شادی کی وجوہات اور معاشرے پر اثرات:

تعلیم کی کمی، غربت اور خاندانی و علاقائی منفی رسم و رواج بچپن کی شادی کی بنیادی وجوہات ہیں۔ جس سے معاشرے میں چھوٹی عمر کی لڑکی جسکی اپنی جسمانی صحت و ذہنی سوچ ابھی پختہ نہیں ہوتی اور شادی کی صورت میں وہ بچہ پیدا کرتے وقت مختلف مسائل کا شکار ہوجاتی ہے، زچگی کے دوران کم عمر لڑکی کی موت یا نومولود کی موت، یا دیگر بیماریوں میں مبتلا نومولود کی پیدائش، معاشرے پر ایک اضافی بوجھ اور دیگر خاندانی جھگڑے و مسائل کے ساتھ ساتھ اس کم عمر لڑکی کے اپنے بنیادی حقوق کا قلع قمع ہوجاتا ہے۔ نکاح رجسٹرار و نکاح خواں بچپن کی شادی کی روک تھام میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں جو ایسی شادیوں کی حوصلہ شکنی کریں اور بمطابق قانون اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔

بچوں کی پیدائش کا لازمی اندراج

نکاح رجسٹرار کی قانونی ذمہ داری

بچپن کی شادی کی روک تھام کیلئے نکاح کے وقت دلہن کا پیدائش سرٹیفیکیٹ چیک کیا جانا بھی اہم پیش رفت ثابت ہوسکتی ہے۔ اسی بابت حکومت پنجاب بچوں کے لازمی اندراج کیلئے گاہے بگاہے اقدامات کرتی رہتی ہے۔ حکومت پنجاب نے 2016ء میں بائی لاءز کے ذریعے واضح ہدایات جاری فرما دیں ہیں کہ ہر یونین کونسل/میونسپل کمیٹی کی سطح پر انکی حدود میں پیدا ہونے والے بچوں کا لازمی اندراج کر کے ریکارڈ مرتب کیا جائے گا اور اسی طرح اموات کا ریکارڈ بھی مرتب کیا جائے گا۔

چیئرمین/ایڈمنسٹریٹر، یونین کونسل/میونسپل کمیٹی کے کسی ایک سیکرٹری/اہلکار کا بطور رجسٹرار پیدائش و اموات مستقل بنیادوں پر تقرر کریگا جو ان بائی لاءز کے مطابق تمام متعلقہ امور بابت اندراجات پیدائش و اموات سرانجام دینے کا پابند ہوگا۔

یونین کونسل/میونسپل کمیٹی اپنی حدود میں واقع ہر گاؤں/وارڈ میں پیدائش و اموات کے اندراج کیلئے گاؤں/وارڈ کے نکاح رجسٹرار کو اس کام کیلئے لائسنس جاری کرسکتی ہے بشرطیکہ وہ درج ذیل شرائط پوری کر رہا ہو،

- اس علاقہ کا مستقل رہائشی ہو۔
- اچھی شہرت رکھتا ہو،
- عمر تیس سال سے زائد ہو،

یونین کونسل/میونسپل کمیٹی نکاح رجسٹرار کو مطلوبہ رجسٹر، مُہر، فارم اور سٹیشنری وغیرہ بلا معاوضہ مہیا کرنے کی ذمہ داری ہوگی۔

یونین کونسل/میونسپل کمیٹی کی سطح پر پیدائش کے اندراج کے فارم اے اور موت کے اندراج کیلئے فارم ب پرنٹ شدہ متعارف کروایا گیا ہے جو بلا معاوضہ دیا جاتا ہے۔

ایسا نکاح رجسٹرار جس کو پیدائش و اموات کا لائسنس جاری ہوا ہو وہ یونین کونسل/میونسپل کمیٹی کی حدود میں مقرر کردہ جگہ پر پیدائش و اموات کی اطلاعات متعلقہ فارم پر وصول کریگا اور مقررہ جگہ کے باہر پیدائش و اموات کے اندراج کی تختی آویزاں کریگا۔

نکاح رجسٹرار سات یوم (7 Days) کے اندر پیدائش و اموات کے وصول شدہ درخواست فارم اور رجسٹر لیکر متعلقہ رجسٹرار/سیکرٹری/اہلکار کے پاس آئے گا اور تمام اندراجات یونین کونسل/میونسپل کمیٹی کے رجسٹر میں درج کروائے گا اور اپنے رجسٹر کے آخری اندراج پر رجسٹرار/سیکرٹری/اہلکار کے دستخط حاصل کریگا۔

نکاح رجسٹرار پیدائش اور اموات کے ریکارڈ کی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا۔ چیئرمین/ایڈمنسٹریٹر، رجسٹرار یا نکاح رجسٹرار کے دفتر اور تمام ریکارڈ کی نگرانی اور حفاظت کی ذمہ داریوں میں مکمل طور پر شامل ہوگا اور اس ضمن میں مطلوبہ رپورٹس (اگر کوئی ہو) بجھوانے کا ذمہ دار ہوگا۔

پیدائش کی رپورٹ کرنے کی ذمہ داری وطریقہ کار:

گھر کا رکن اعلیٰ اپنے گھر میں پیدا ہونے والے بچے کی اطلاع دو ماہ یعنی 60 دن کے اندر متعلقہ یونین کونسل کے دفتر میں اندراج کروانے کا پابند ہوگا۔ رکن اعلیٰ کے علاوہ بچے کا کوئی قریبی رشتہ دار یا یونین کونسل کا کوئی مستقل رہائشی بھی پیدائش کے اندراج کیلئے درخواست دے سکتا ہے۔

پیدائش کے اندراج کی درخواست دینے کیلئے تصریح کردہ فارم "A" استعمال کیا جائے گا جو کہ دفتر یونین کونسل / میونسپل کمیٹی، دفتر نکاح رجسٹرار، بنیادی مرکز صحت، زچہ بچہ سنٹر، ہیلتھ سنٹروں، سرکاری ہسپتالوں اور سکولوں سے مفت دستیاب ہوگا اور یونین کونسل / میونسپل کمیٹی یہ فارم بلا معاوضہ مہیا کریگی۔

درخواست دہندہ کیلئے لازم ہوگا کہ درخواست فارم پُر کرے اور اندراج کے کوائف کی تصدیق کرتے ہوئے اپنے دستخط اور نشان انگوٹھا ثبت کرے اور اپنا کمپیوٹرائز ڈشناختی کارڈ نمبر درج کرے۔ اگر درخواست دہندہ ان پڑھ ہوگا تو سیکرٹری یا نکاح رجسٹرار فارم خود پُر کریگا اور اسے پڑھ کر سنائے گا اور متعلقہ شخص سے نشان انگوٹھا حاصل کریگا۔

درخواست فارم وصول کرنے کے بعد سیکرٹری / یونین کونسل اہلکار متعلقہ فارم C میں اس پیدائش کو درج کریگا۔ رجسٹریشن کے بعد سیکرٹری / اہلکار درخواست دہندہ کو رسید جاری کریگا اور پھر ان اندراجات کو نادرا کے سافٹ ویئر کے ذریعے کمپیوٹر میں درج کریگا اور یہ ڈیٹا بیس نادرا کے مقرر کردہ نمائندے کے ذریعے 10 یوم کے اندر نادرا تک پہنچایا جائے گا۔

پیدائش کا اندراج بلا معاوضہ کیا جائے گا۔ اندراج پیدائش اور رسید جاری کرنے کیلئے کسی قسم کی فیس یا ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا۔

نقل یا سرٹیفکیٹ فیس اگر کوئی ہو تو اسکو ادا کرنے کی ذمہ داری درخواست دہندہ کی ہوگی۔

سیکرٹری اہلکار دوران ماہ درج ہونے والی کل پیدائش و اموات کی رپورٹ باقاعدگی سے ہر ماہ متعلقہ ڈسٹرکٹ آفیسر کمیونٹی آرگنائزیشن / چیف آفیسر کو تصریح کردہ فارم F پر مہیا کریگا۔

پیدائش کے تاخیری اندراج کا طریقہ کار:

2 ماہ سے سات سال کے دوران:

پیدائش کے 61 یوم تا سات سال تک ہونے والے اندراج کیلئے درج ذیل دستاویزات متعلقہ چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل / میونسپل کمیٹی کو پیش کی جائیں گی اور تاخیر کی وجہ بھی بیان کی جائے گی:

- درخواست فارم اے،
- اشٹام پیپر پر تصدیق شدہ بیان حلفی خود و دو عدد گواہان،

ٹریننگ مینوئل

- ہسپتال کا جاری کردہ پیدائشی سرٹیفکیٹ یا سکول کا سرٹیفکیٹ یا حفاظتی ٹیکوں کا کارڈ جس پر تاریخ پیدائش درج ہو یا دیہی علاقہ کی صورت میں نمبردار / کونسلر سے تصدیق شدہ درخواست۔

سات سال سے زائد عمر کی صورت میں اندراج:

سات سال سے زائد تاخیر کی صورت میں چیئرمین یا ایڈمنسٹریٹر تحریری طور پر متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر سے رہائشی تصدیق کیلئے لکھے گا۔ رہائش کی تصدیق ہونے کے بعد اسسٹنٹ کمشنر یہ درخواست عمر کے تعین کیلئے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کو بھیجے گا اور متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ٹیسٹوں اور تکنیکی طریقے سے عمر کا تعین کرے گا۔ میڈیکل سپرینٹنڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ موصول ہونے پر چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر اندراج کرنے کا تحریری حکم سیکرٹری / اہلکار کو دے گا۔ جس پر سیکرٹری / اہلکار اس کا اندراج رجسٹر پر کرنے کے بعد نادرا کمپیوٹر سافٹ ویئر میں درج کرے گا۔

پیدائش کے اندراج کا شیڈول:

نوعیت	مدت	ذمہ داری	درکار وقت
نارمل اندراج	60 یوم	سیکرٹری یونین کونسل / اہلکار میونسپل کمیٹی	3 یوم
لیٹ اندراج	61 یوم تا 7 سال	چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل / میونسپل کمیٹی	7 یوم
بعد از معیاد اندراج	7 سال سے زائد	متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر برائے تصدیق رہائش اور متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال برائے تعین عمر	20 یوم

لاوارث بچوں کی رجسٹریشن کا طریقہ کار:

ایسے بچے جو لاوارث پائے جائیں اور انکے والدین کے بارے میں کوئی پتہ نہ ہو اور وہ کسی سماجی بہبود کے ادارہ یا کسی مخیّر خداترس شخص کی تحویل میں ہوں تو ایسی صورت میں قانونی طور پر سرپرست مقرر ہونے کے بعد انکی رجسٹریشن کر دی جائے گی۔ لیکن کیفیت کے کالم میں اسکے سرپرست کا نام درج کر کے ضروری تفصیل بھی دی جائے گی۔

بیرون ملک پیدا ہونے والے پاکستانیوں کے بچوں کا اندراج پیدائش

کسی پاکستانی شہری کے بچے کی بیرون ملک پیدائش کا اندراج وہاں پر پاکستانی قونصلیٹ میں کیا جائے گا۔ جو درخواست دہندہ کو 180 کے دن کروانا ہوگا بصورت دیگر قونصلیٹ تحقیق کے بعد درج کریگی۔

سیشن نمبر 4:

تنسیخِ نکاح

ٹریننگ کا چوتھا سیشن تنسیخ نکاح سے متعلق ہے۔ جس میں طلاق، خلع، مبارات، تنسیخ نکاح کی دیگر وجوہات بارے قانون اور رائج طریقہ کار سے متعلق معلومات ہیں۔ کسی بھی مسلم شادی تنسیخ یعنی ختم کرنے کیلئے مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء اور اسکے قواعد نے با قاعدہ ایک طریقہ کار واضح کیا ہے اور اس طریقہ کار کی خلاف ورزی کرنے والے کیلئے سزا کا تعین کیا ہے۔ مسلم شادی کو ختم کرنے کی مشہور اقسام:

طلاق:

مسلم شادی کو تنسیخ کرنے کی زیادہ مشہور اصطلاح طلاق ہے جو مرد کا حق ہے اور وہ بیوی کو طلاق دیکر اس سے شادی ختم کر سکتا ہے۔ طلاق دینے کیلئے قانون نے با قاعدہ طریقہ کار واضح کیا ہے، محض زبانی طلاق کو پاکستان میں نہیں مانا جاتا جب تک یہ تحریری طور پر نہ ہو اور متعلقہ یونین کونسل میں جمع نہ کروائی جائے۔ جس سے متعلق قانون وقواعد ایک طریقہ کار واضح کرتے ہیں جسکی تفصیل آگے دی جا رہی ہے۔

خلع:

مسلم شادی کو تنسیخ کرنے کی دوسری مشور اصطلاع خلع ہے، جو بیوی کا حق ہے اور وہ خاوند سے خلع حاصل کر کے اپنی شادی کو ختم کر سکتی ہے۔ طلاق اور خلع کے طریقہ کار میں بنیادی فرق یہ ہے کہ طلاق مرد کا حق ہے جو وہ کسی بھی وقت عورت کو دیکر متعلقہ یونین کونسل میں نوٹس بھجواسکتا ہے جبکہ خلع کیلئے عورت کو فیملی کورٹ ہی جانا پڑتا ہے اور بذریعہ دعویٰ فیملی کورٹ سے خلع کی ڈگری حاصل کرنا ہوتی ہے۔

طلاق تفویض:

طلاق تفویض سے مراد، اگر خاوند طلاق کا حق بیوی کو تفویض کر دے تو تنسیخ شادی کی صورت میں بیوی خود اپنے اوپر خاوند کا تفویض کردہ حق استعمال کرتے ہوئے طلاق لاگو کر سکتی ہے، جس پر متعلقہ یونین کونسل حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لا کر شادی کی تنسیخ کا سرٹیفکیٹ جاری کر سکتی ہے۔

مبارات:

جیسا کہ طلاق خاوند کی طرف سے اور خلع بیوی کی طرف سے مسلم شادی کو تنسیخ کرنے کا ذریعہ ہے، اسی طرح اگر دونوں میاں بیوی باہم رضا مندی شادی کو تنسیخ کرنا چاہیں تو وہ مبارات کے ذریعے اپنی شادی تنسیخ کر سکتے ہیں۔ مبارات کی دستاویز پر دونوں میاں بیوی اور گواہان کے دستخط ہونگے اور متعلقہ یونین کونسل حسب ضابطہ شادی کی تنسیخ کا سرٹیفکیٹ جاری کریگی۔

مسلم شادی کو ختم کرنے کی دیگر وجوہات

مسلم شادیوں کی تنسیخ کا قانون مجریہ 1939ء مسلم شادی کی تنسیخ کی متعدد وجوہات بیان کرتا ہے۔ اس قانون کی دفعہ 2 میں تفصیل کے ساتھ تمام وجوہات کو بیان کر دیا گیا ہے جسکے تحت مسلم شادی کی تنسیخ ہو سکتی ہے:

- خاوند اگر چار سال سے لاپتہ ہو اور اسکا کوئی اتا پتہ نہ ہو تو اس صورت میں بیوی فیملی کورٹ سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کر سکتی ہے۔

- خاوند اگر جان بوجھ کر بیوی کو نفقہ ادا کرنے کی بابت لاپرواہی کر چکا ہو اور دو سال سے نفقہ ہی ادا نہ کیا ہو تو اس صورت میں بھی بیوی فیملی کورٹ سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کر سکتی ہے۔

- خاوند اگر ثالثی کونسل سے اجازت لئے بغیر ایک اور شادی کر چکا ہو تو اس صورت میں بھی بیوی فیملی کورٹ سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کر سکتی ہے۔

- اگر خاوند کو کسی کیس میں عدالت سے سات سال تک یا اس سے زیادہ سزا ہو چکی ہو (اور سزا اپیل کی عدالت سے قائم رہے) تو اس صورت میں بھی بیوی فیملی کورٹ سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کر سکتی ہے۔

- خاوند اگر بغیر کسی معقول وجہ کے تین سال سے بیوی سے ازدواجی تعلق (ہم بستری) قائم رکھنے میں ناکام ہو چکا ہو تو بیوی اس صورت میں بھی فیملی کورٹ سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کر سکتی ہے۔

- خاوند اگر شادی کے وقت بیوی سے ازدواجی تعلق (ہم بستری) کرنے کے قابل ہی نہ تھا اور یہ صورت حال قائم رہے تو بیوی اس صورت میں بھی فیملی کورٹ سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کر سکتی ہے۔

- خاوند اگر دو سال سے پاگل ہو چکا ہو یا کسی دیگر سنجیدہ بیماری مثلاً کوڑھ یا جلد کی بیماری وغیرہ میں مبتلا ہو تو اس صورت میں بھی بیوی فیملی کورٹ سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کر سکتی ہے۔

- اگر لڑکی کا نکاح اسکے گھر والے اسکی 16 سال سے کم عمر میں کر دیں اور رخصتی نہ ہوئی ہو تو وہ لڑکی 16 سال کی عمر کو پہنچ گئی ہے اور اپنی شادی کو تنسیخ کرنا چاہتی ہے تو وہ 18 سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے پہلے اپنی شادی کو اس صورت میں تنسیخ کر سکتی ہے، اسے خیار البلوغ یعنی بلوغت کا حق بھی کہا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں لڑکی واضح اظہار یا انکار سے بچپن کے نکاح کو تسلیم یا انکار کر دیتی ہے اور محض فیملی کورٹ سے اس کی توثیق کرانا ہوتی ہے۔ (نوٹ: یہ حق صرف اسی صورت میں ہے اگر صرف نکاح ہوا ہو اور رخصتی نہ ہوئی ہو تو)

- لعان: خاوند اگر بیوی پر زنا کاری کا الزام لگا چکا ہو اور بیوی اس الزام کو ماننے سے انکار کرتی ہے تو اس صورت میں بھی بیوی فیملی کورٹ سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کر سکتی ہے۔

- خاوند کے ظلم کی مندرجہ ذیل صورتوں میں بھی بیوی فیملی کورٹ سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کر سکتی ہے:

(a) ایسا خاوند جو عادتاً اپنی بیوی کو اذیت پہنچاتا ہو (اذیت چاہے جسمانی ہو یا ذہنی) جو بیوی کی زندگی اجیرن بنا دے،

(b) خاوند دوسری عورتوں جنکی اچھی شہرت نہ ہو تعلق رکھتا ہو اور غیر اخلاقی زندگی گزارتا ہو،

(c) خاوند بیوی کو غیر اخلاقی زندگی گزارنے پر مجبور کرے،

(d) خاوند بیوی کی جائیداد بیچتا ہو یا اُسے اپنی جائیداد پر قانونی حق استعمال کرنے سے روکتا ہو،

(e) خاوند بیوی کو اسکے مذہبی عقائد ماننے اور اس پر عمل کرنے سے روکتا ہو یا رکاوٹ پیدا کرتا ہو،

(f) خاوند اگر ایک سے زیادہ بیویاں رکھتا ہے اور انکے درمیان قرآن کے اصولوں کے مطابق انصاف نہ کرتا ہو،

- ایسی کوئی بھی دیگر وجہ جسکے تحت مسلم شادی مسلم قانون کے مطابق ختم کی جا سکتی ہو:

بشرطیکہ: (a) خاوند کو سزا کی صورت میں اس وقت تک فیملی کورٹ تنسیخِ نکاح کی ڈگری پاس نہیں کریگی جب تک سزا اپیل وغیرہ کے بعد فائنل نہ ہو چکی ہو۔ (b) خاوند کے لاپتہ ہونے کی صورت میں فیملی کورٹ سے جاری کی گئی ڈگری چھ ماہ تک موثر نہیں ہو گی اور اس مدت کے دوران اگر خاوند خود یا اسکا کوئی عزیز نمائندہ وغیرہ عدالت میں پیش ہو کر عدالت کو مطمئن کرتا ہے وہ خاوند اپنی ازدواجی ذمہ داری بیوی کی بابت نبھانے کے قابل ہے تو عدالت جاری کردہ ڈگری منسوخ کردیگی۔ (c) خاوند کی نامردی کی صورت میں دعویٰ کی سماعت کے دوران، ڈگری پاس ہونے سے قبل، اگر خاوند عدالت میں پیش ہو کر درخواست دے کہ وہ اپنا علاج کروا کر ٹھیک ہو جائے گا تو عدالت خاوند کو ایک سال کی مہلت دے سکتی ہے اور ایک سال کے اندر جواب طلب کر سکتی ہے، اور اس ایک سال کے دوران اگر خاوند عدالت کو مطمئن کرتا ہے کہ اس نے اپنا علاج کروالیا ہے اور نامرد نہیں رہا تو عدالت اس صورت میں تنسیخ نکاح کی ڈگری جاری نہیں کریگی۔

تنسیخ نکاح کی صورت میں قانونی طریقہ کار

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء مع ترمیم 2015ء کے سیکشن 7 کے مطابق:

1- کوئی مرد جو اپنی بیوی کو طلاق دینے کی خواہش کرتا ہے تو وہ طلاق کا اعلان جس طرح بھی کرے فوری طور پر ایک تحریری نوٹس چیئرمین اور اسکی ایک کاپی بیوی کو دیگا۔ 2- جو کوئی بھی اس سیکشن 7 کی ذیلی دفعہ 1 کی خلاف ورزی کریگا اسے ایک سال تک کی سادہ قید یا پانچ ہزار روپے جرمانہ یا یہ دونوں سزائیں اکٹھی بھی ہو سکتی ہیں۔ 3- طلاق چیئرمین کو نوٹس دینے کے 90 دن بعد موثر ہوگی (ماسوائے کہ بیوی حاملہ ہو جسکی وضاحت ذیلی دفعہ 5 میں بیان کی گئی ہے) 90 دن کے اندر اندر طلاق واپس بھی لی جا سکتی ہے۔ 4- چیئرمین طلاق کا نوٹس وصول کرنے کے بعد 30 دن کے اندر میاں بیوی میں صلح کروانے کیلئے ایک ثالثی کونسل قائم کریگا، اور ثالثی کونسل میاں بیوی کے درمیان صلح کروانے کیلئے ہر ممکن کوشش کریگی۔ 5- اگر طلاق دیتے وقت بیوی حاملہ ہو تو یہ طلاق اس وقت تک موثر نہیں ہوگی جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے یا 90 دن پورے نہ ہو جائیں، یعنی ان دونوں میں سے بھی جو بھی مدت بعد میں پوری ہو۔ 6- کسی بھی ایسی بیوی جسکی شادی اس طرح ختم ہوگئی ہو، کسی اور سے شادی کئے بغیر، واپس پہلے والے خاوند سے شادی کرنے کی ممانعت نہ ہوگی۔ ماسوائے اس صورت کے اسکی پہلے والے خاوند سے تنسیخ تین بار موثر ہو چکی ہو۔

طلاق کے علاوہ دیگر تنسیخ نکاح کی صورت میں طریقہ کار

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء مع ترمیم 2015ء کے سیکشن 8 کے مطابق:

جہاں عورت کو طلاق تفویض کا حق دیا گیا ہو اور اپنے اس حق کے تحت شادی تنسیخ کرنے کی خواہش کرے، یا دوسری صورتوں میں فریقین اپنی شادی کو تنسیخ کرنا چاہیں ان پر مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کے سیکشن (دفعہ) 7 کے تحت طریقہ کار لاگو ہوگا۔

وضاحت: تنسیخ نکاح کسی بھی صورت میں ہو اس کا طریقہ کار سیکشن (دفعہ) 7 کے تحت ہی ہوگا مثلاً ایک نوٹس چیئرمین کو اور اسکی کاپی دلہا/دلہن کو اور یونین کونسل کا 90 دن کا طریقہ کار، ثالثی کونسل کی کارروائی برائے موثر کئے جانے تنسیخ نکاح یا صلح فریقین۔

ثالثی کونسل کی قانونی ذمہ داری وطریقہ کار بابت تنسیخ نکاح

مسلم عائلی قوانین قواعد1961ء(Rule 3-b, 5 and 6)

یونین کونسل کی سطح پر ثالثی کونسل(Arbitration Council): مسلم عائلی قوانین قواعد 1961ء کے قاعدہ B-3، قاعدہ 5 اور قاعدہ 6 کے تحت یونین کونسل ایسے معاملات کے سلجھاؤ کیلئے دونوں فریقین کی طرف سے مقرر کردہ نمائندوں پر مشتمل ثالثی کونسل مقرر کریگی اور یونین کونسل سے ایک نمائندہ بطور چیئرمین خدمت انجام دیگا اور ثالثی کونسل کی حسب ضابطہ کارروائی کے بعد حکم نامہ جاری کریگا۔

ثالثی کونسل کی کارروائی دونوں فریقین کی عزت کو مقدم رکھتے ہوئے عام پبلک سے خفیہ رکھی جائے گی۔

ثالثی کونسل کے فیصلے ممبران ثالثی کونسل کی اکثریت سے طے کئے جائیں گے۔

ثالثی کونسل کا فیصلہ چیئرمین کے دستخط کے بعد فریقین کو مفت مہیا کیا جائے گا۔

کثیر الازواج کی درخواست اور طلاق کے نوٹس کی یونین کونسل میں وصولی کے بعد چیئرمین یونین کونسل سات دن کے اندر اندر دونوں فریقین کو نوٹس جاری کریگا کہ وہ ثالثی کونسل کے قیام کیلئے اس نوٹس کو وصول کرنے کے بعد سات دن کے اندر اندر اپنے نمائندے مقرر کریں۔ اگر ایک پارٹی ملک سے باہر ہے تو چیئرمین کا نوٹس ایمبیسی کے ذریعے بیرون ملک بھی بھجوایا جائے گا۔

چیئرمین ثالثی کونسل کی متنازعہ حیثیت کی صورت میں:(Rule 6-A)

مسلم عائلی قوانین قواعد 1961ء کے قاعدہ 6-A کے تحت فریقین کو حق حاصل ہے کہ اگر وہ چیئرمین ثالثی کونسل کی حیثیت کو چیلنج کردیں تو وہ کولیکٹر کو درخواست دے کر اسے تبدیل کرواسکتے ہیں۔ جو دونوں فریقوں کو سن کر حسب ضابطہ تحریری حکم کے ذریعے فیصلہ سنا سکتا ہے۔

طلاق کا نوٹس کس یونین کونسل میں جمع کروایا جائے گا:(Rule 3-b)

مسلم عائلی قوانین قواعد 1961ء کے قاعدہ B-3 کے مطابق، طلاق کا نوٹس اس یونین کونسل کو دیا جائے گا جہاں بیوی رہائش پذیر ہو۔ اگر بیوی کی رہائش معلوم نہ ہو تو پھر آخری مرتبہ جہاں دونوں میاں بیوی اکٹھے رہے تو اس یونین کونسل میں درخواست دی جائے گی۔ اگر بیوی پاکستانی ہی نہیں ہے تو پھر دلہا کی پاکستانی رہائش والی یونین کونسل میں درخواست دی جائے گی اور وہ متعلقہ یونین کونسل حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائے گی۔

ٹریننگ مینوئل

طلاق کا نوٹس بیوی کے علاوہ اور کس کو دیا جا سکتا ہے:(Rule 3-A)

مسلم عائلی قوانین 1961ء کے قاعدہ 3-A کے مطابق: طلاق کے نوٹس کی صورت میں جہاں بیوی کی رہائش کا معلوم نہ ہو تو بیوی کے والد اور بھائی کو بھی نوٹس طلاق و یونین کونسل کی کارروائی کا نوٹس دیا جا سکتا ہے اور اس کے بعد اخبار اشتہار اور 90 دن کی مصالحت کی کوشش کی ناکامی کی صورت میں طلاق موثر ہونے کا سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جائے گا۔

فیملی کورٹ کی خلع ڈگری کی صورت میں یونین کونسل کی ثالثی کونسل کا طریقہ کار

فیملی کورٹ سے جاری شدہ خلع ڈگری کی وصولی پر بھی یونین کونسل حسب ضابطہ ثالثی کونسل مقرر کرے گی اور مندرجہ بالا طریقہ کار برائے مصالحت فریقین اپنا کر کارروائی عمل میں لائے گی اور 90 دن کے اندر اگر دونوں فریقین میں صلح ہو جائے تو خلع ڈگری ختم ہو جائے گی بصورت دیگر تنسیخ نکاح موثر ہونے کا سرٹیفکیٹ یونین کونسل جاری فرمائے گی۔

ٹریننگ مینوئل

سیشن نمبر 5:

صحیح نکاح نامہ پُر کرنے کی عملی مشق

(گروپ ورک)

یہ سیشن شرکاء کے گروپ ورک کی عملی مشق و پیشکش سے متعلق ہے کہ شرکاء کو جن موضوعات کے بارے ٹریننگ دی گئی اس بارے ان کی سمجھ و استعدادِ کار میں عملی مشق کے ذریعے مزید اضافہ کیا جا سکے۔

گروپ 1 کے شرکاء آپس میں ڈسکشن کے ذریعے فرضی ناموں سے ایک مکمل صحیح نکاح نامہ پُر کریں، نکاح نامہ کے تمام کالم نام، ایڈریس، عمر، گواہان نام، ایڈریس، حق مہر، نان ونفقہ، طلاق، طلاق تفویض، دیگر شرائط، نکاح خواں و نکاح رجسٹرار کے نام تفصیل وغیرہ یعنی ایک مکمل صحیح نکاح نامہ پُر کر کے گروپ پیشکش کے ذریعے شرکاء کو آگاہی دیں۔

نکاح نامہ کو صحیح پُر کرنے کی عملی مشق: نکاح نامہ فارم جو کہ عائلی معاملات سے متعلق بنیادی حقوق کے طور پر بھی سب سے اہم دستاویز ہے لہٰذا اس کو بمطابق قانون پُر کرنا بہت ضروری ہے۔ نکاح نامہ کے مندرجات میں دولہا، دلہن کے مکمل صحیح کوائف، دولہا و دلہن کی عمریں، گواہان شادی کے مکمل اور صحیح کوائف، حق مہر اور نفقہ سے متعلق شرائط کا صحیح واضح انداز سے اندراج، طلاق، طلاق تفویض سے متعلق فریقین کے درمیان طے شدہ شرائط کا صحیح اندراج، دولہا دلہن کی پہلی شادی وغیرہ اگر ہو تو اسکے کوائف اور اگر پہلے شادی سے بچے ہوں تو انکے صحیح کوائف، شادی سرانجام پانے کی تاریخ، شادی رجسٹر کی جانے کی تاریخ، دولہا، دلہن و گواہان کے دستخط ونشان انگوٹھا جات، نکاح خواں و نکاح رجسٹرار کے صحیح کوائف دستخط و مُہر بارے صحیح مکمل معلومات نکاح نامہ فارم میں واضح انداز سے پُر کی جائیں۔

گروپ 2 کے شرکاء، خالدہ اور عادل کا فرضی نکاح نامہ تمام کالموں کو صحیح پُر کر کے تیار کریں، جس میں نفقہ کے کالم میں پانچ ہزار روپے ماہوار تحریر کریں۔ شادی کے چار سال بعد عادل نے خالدہ اور دو چھوٹے بچوں کو توجہ دینا چھوڑ دی ہے۔ رات کو لیٹ گھر آتا ہے، بیوی اور بچوں کو نفقہ ادا نہیں کرتا۔ خالدہ نے علاقہ کی یونین کونسل میں اپنا اور اپنے بچوں کے نفقہ کیلئے درخواست دی ہے۔ یونین کونسل کی قانونی کارروائی بارے تفصیل سے گروپ ورک ڈسکشن کے ذریعے Assignment مکمل کریں اور گروپ پیشکش کے ذریعے شرکاء کو آگاہی دیں۔

نفقہ بیوی، بچوں کا حق اور صحیح نکاح نامہ پُر کرنے کی عملی مشق: نفقہ مسلم شادی کا لازمی جزو ہے جو مرد کی بطور خاوند/باپ لازمی ذمہ داری ہے۔ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کا سیکشن 9 اس بارے بتاتا ہے کہ بیوی اپنے نفقہ کیلئے یونین کونسل میں درخواست دے سکتی ہے لیکن صوبہ پنجاب میں اس قانون میں 2015ء میں ترمیم کر کے

سیکشن 9-A کا اضافہ کیا گیا ہے کہ اب بچوں کے نفقہ کیلئے بھی یونین کونسل میں درخواست دی جاسکتی ہے اور یونین کونسل باقاعدہ کارروائی کر کے، دونوں فریقین کو طلب کر کے، گواہان کی روشنی میں خاوند/باپ کی حیثیت بارے تسلی کر کے بیوی اور بچوں کے نان ونفقہ سے متعلق حکم نامہ جاری کرسکتی ہے۔ جو خاوند کو لازمی ادا کرنا ہوتا ہے اگر وہ یونین کونسل کے فیصلے کے باوجود بیوی اور بچوں کو نفقہ ادا نہ کرے تو متاثرہ بیوی ضلع کی سطح پر کولیکٹر کو درخواست دیکر خاوند/باپ سے مالیہ کے وصولی کی طرح نفقہ وصول کرسکتی ہے مثلاً اسکی جائیداد بیچ کر، تنخواہ وغیرہ قرق کر کے وصول کیا جائے گا۔

گروپ 3 کے شرکاء، مریم اور نوید کا ایک فرضی نکاح نامہ تمام کالموں کو فرضی طور پر صحیح مکمل پُر کر کے تیار کریں، جس میں حق مہر ایک لاکھ روپے معجّل اور ایک عدد مکان بارقبہ پانچ مرلے واقع سندر کالونی غیر معجّل لکھیں۔ اب دو سال بعد نوید نے مریم کو طلاق کا نوٹس بھجوادیا ہے اور یونین کونسل والوں نے مریم اور نوید کو طلب کیا ہے۔ مریم کو نوید نے نکاح نامہ میں لکھا گیا مکان آج تک ادا نہ کیا ہے، کیا مریم یونین کونسل سے طلاق کی کارروائی کے دوران اپنا حق مہر نوید سے دلوانے کا کہہ سکتی ہے، یونین کونسل کیا طریقہ کار اختیار کرے گی، گروپ ڈسکشن کے ذریعے فرضی نکاح نامہ صحیح مکمل پُر کر کے یونین کونسل کی کارروائی وطریقے کار بارے عملی مشق مکمل کر کے شرکاء کے سامنے پیشکش کے ذریعے آگاہی دیں۔

طلاق، تنسیخ نکاح، ثالثی کونسل، حق مہر اور صحیح نکاح نامہ پُر کرنے کی عملی مشق: طلاق، تنسیخ نکاح کی صورت میں یونین کونسل کی سطح پر ثالثی کونسل کی کارروائی ایک اہم معاملہ ہے۔ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس کا سیکشن 7 اس بارے ہدایات واضح کرتا ہے اور مسلم عائلی قوانین کے قواعد 1961ء بھی طریقہ کار بتاتے ہیں۔ طلاق یا تنسیخ نکاح کی کسی بھی صورت میں یونین کونسل دونوں فریقین کو طلب کر کے انکے نمائندوں پر مشتمل ثالثی کونسل قائم کر کے حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لاکر 90 دن کے اندر دونوں فریقین کے درمیان صلح کی کوشش کرتی ہے بصورت دیگر طلاق موثر ہونے کا سرٹیفکیٹ جاری کردیتی ہے۔ اس دوران ثالثی کونسل فریقین کے درمیان معاملات کو حل کرنے کی سعی کی جاتی ہے اور اگر خاوند نے بیوی کو حق مہر ادا نہ کیا ہو تو ثالثی کونسل طلاق کی کارروائی کے دوران خاوند کو بیوی کا حق مہر ادا کرنے کا کہہ سکتی ہے، لیکن اگر حق مہر کی ادائیگی کی بابت فریقین میں معاملہ یونین کونسل کی سطح پر حل نہ ہو تو بیوی فیملی کورٹ میں حق مہر کی وصولی سے متعلق کیس دائر کرسکتی ہے۔ ثالثی کونسل کی سب سے اہم ذمہ داری فریقین کے درمیان مصالحت کروانا ہوتی ہے۔

گروپ 4: جواد نے اپنی پہلی بیوی شمائلہ کو بتائے بغیر چوری چھپے دوسری شادی کرلی ہے اور دوسری بیوی کو کرائے کے گھر پر رکھا ہوا ہے، پہلی بیوی اور بچوں کو توجہ ہی نہیں دیتا۔ شمائلہ کو جواد کی دوسری شادی کا علم ہوگیا ہے اس نے متعلقہ یونین کونسل سے جواد کی دوسری شادی کا نکاح نامہ نکلوایا ہے جس میں اس نے اپنے آپ کو کنوارہ لکھوایا ہے اور پہلی شادی اور پہلی شادی سے دو بچوں کامی اور پنکی بارے حقائق کو

چھپایا ہے۔ جواد اور شمائلہ کا ایک فرضی نکاح نامہ پُر کریں اور جواد کا دوسری بیوی نائلہ کے نام سے بھی ایک فرضی نکاح نامہ پُر کریں جس میں نکاح نامہ کے کالم نمبر 21، 21 الف اور 21 ب کو غلط پُر کریں کہ دولہا کنوارہ ہے، گروپ ورک میں ڈسکشن کر کے یونین کونسل کا طریقہ کار اور قانونی کارروائی بارے عملی مشق مکمل کر کے شرکاء کے سامنے پیشکش کے ذریعے آگاہی دیں۔

کثیر الازواج کے معاملات اور صحیح نکاح نامہ پُر کرنے کی عملی مشق: کثیر الازواج یعنی کہ مرد کی ایک سے زائد شادی کا رواج معاشرے میں روز بروز بڑھ رہا ہے لیکن اسکے طریقے کار سے عدم واقفیت کی بناء پر مرد نہ صرف اپنی پہلی بیوی کے حقوق سلب کرتے ہیں بلکہ نئی دلہن کے حقوق سے بھی ناانصافی کی جاتی ہے۔ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کا سیکشن 6 اس بارے واضح ہدایات جاری فرماتا ہے اور غلطی کی صورت میں سزاوار ٹھہراتا ہے۔ اس مشق میں دوسرے نکاح نامہ میں مرد نے حقائق کو چھپا کر قانونی غلطی کی ہے جسکی بابت یونین کونسل متاثرہ بیوی کی درخواست پر قانونی کارروائی عمل میں لا کر شکایت (کمپلنٹ) فیملی کورٹ / مجسٹریٹ کو بھجوائے گی اور خاوند کو بغیر اجازت ثالثی کونسل و پہلی بیوی استغاثہ کی کارروائی فیملی کورٹ / مجسٹریٹ کی عدالت میں سماعت ہوگی اور مرد کو بمطابق قانون سزا دی جائے گی۔ متاثرہ بیوی اس صورت میں اپنا اور اپنے بچوں کا نفقہ بھی یونین کونسل کو درخواست دیکر خاوند سے وصول کرنے کا حق رکھتی ہے۔

گروپ 5 : قاری رحمت نکاح خواں / نکاح رجسٹرار نے 19 سالہ ٹیپو کا نکاح 15 سالہ ٹینا کے ساتھ انکی مرضی کے مطابق پڑھا دیا ہے جبکہ لڑکی کی عمر کی تصدیق کئے بغیر دلہن کی عمر کے خانے میں سولہ سال لکھ دیا ہے۔ دلہن کے والد رب نواز نے اس نکاح نامہ کو متعلقہ یونین کونسل میں چیلنج کر دیا ہے اور لڑکی کی عمر کی بابت نادرا کا ب فارم بطور ثبوت پیش کیا ہے، جس کے مطابق لڑکی کی عمر 15 سال بنتی ہے۔ یونین کونسل کی بچپن کی شادی کی بابت قانونی کارروائی و طریقہ کار بارے ایک فرضی نکاح نامہ پُر کر کے، گروپ ڈسکشن کے ذریعے عملی مشق مکمل کر کے شرکاء کے سامنے پیشکش کے ذریعے آگاہی دیں۔

بچپن کی شادی اور صحیح نکاح نامہ پُر کرنے کی عملی مشق: بچپن کی شادی کی بہت سی وجوہات ہمارے معاشرے میں ناسور کی طرح کام کر رہی ہے اور چھوٹی عمر کی بچی جس کو خود خوراک و جسمانی نشوونما کی ضرورت ہوتی ہے اسکو شادی کے بندھن میں باندھ کر اس پر ایک اور انسانی جان کو پیدا کرنے کیلئے بھاری بوجھ لاد دیا جاتا ہے جس سے بہت سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ ایسی بچپن کی شادی کرنے کرانے والے کو قانون سزاوار ٹھہراتا ہے۔ نکاح خواں / نکاں رجسٹرار نے تصدیق کئے بغیر، چھوٹی عمر کی لڑکی کا نکاح رجسٹر کر دیا اور نادرا کا ب فارم بطور ثبوت سامنے آنے پر یونین کونسل کارروائی کر کے شکایت فیملی کورٹ / مجسٹریٹ کو بھجوائے گی جہاں حسب قانون قصورواران کو سزا دی جائے گی۔

سیشن نمبر 6:

ٹریننگ کا یہ سیشن وفاقی سطح پر اور صوبہ پنجاب کی سطح پر عورتوں کے حقوق سے متعلق نئے قوانین اور ترامیم قوانین سے متعلق ہے جن کا تعلق عائلی معاملات سے کسی نہ کسی صورت ملتا ہے اور نکاح رجسٹرار و یونین کونسل عملہ کی ذمہ داریوں سے بلواسطہ ربط قائم ہوتا ہے جسکی آگاہی بہت ضروری ہے لہٰذا مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

عورتوں کے حقوق کیلئے حالیہ نئے قوانین

حکومت پاکستان نے وفاق کی سطح پر عورتوں کیخلاف معاشرے میں رائج منفی رسومات جیسے بدل صلح، ونی، سوارہ وغیرہ میں عورت کی جبری شادی، قرآن سے شادی، وراثتی جائیداد سے غیر قانونی بے دخلی وغیرہ سے تحفظ کیلئے 2011ء میں چند اہم ترامیم متعارف کروائیں جو تعزیرات پاکستان یعنی پاکستان پینل کوڈ میں نئی دفعات کا اضافہ ہوا ہے اور ان منفی رسومات، گھناؤنے جرائم کو قابل دست اندازی بنایا گیا ہے اور سخت سزائیں متعارف کروائی گئی ہیں۔ اکثر لوگ ابھی تک ان قوانین و سزاؤں بارے نہیں جانتے اور ایسی شادیاں رجسٹر ہو رہی ہیں، جس پر بعدازاں حسب قانون قصورواران بشمول نکاح رجسٹرار کو بھی سزائیں ہو رہی ہیں۔

عورتوں کیخلاف منفی رسومات گھناؤنے جرائم سے تحفظ کا قانون 2011ء

تعزیراتِ پاکستان میں سیکشن 310-A کا اضافہ

جھگڑا نبٹانے کیلئے بدل صلح یا ونی سوارہ وغیرہ کی صورت میں، عورت کو شادی میں دینے کی سزا:

جو کوئی بھی کسی عورت کو، کوئی جھگڑا نبٹانے کیلئے بدل صلح میں، یا ونی، سوارہ یا کوئی بھی دیگر رسم کی صورت میں، کسی کے نکاح میں دیتا ہے یا نکاح / شادی کیلئے مجبور کرتا ہے تو وہ لازمی سزاوار ہوگا اور یہ سزا سات سال تک قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ ہوگی۔ (نوٹ: قید کی سزا کسی صورت تین سال سے کم نہ ہوگی)

نکاح رجسٹرار / نکاح خواں کی ذمہ داری:

نکاح رجسٹرار / نکاح خواں کی یہ لازمی ذمہ داری ہے کہ وہ نکاح پڑھاتے وقت اور نکاح رجسٹر کرتے وقت دلہن کی اس بابت آزاد رضامندی بارے تسلی کریں کہ وہ کسی منفی رسم کی وجہ سے یہ شادی تو نہیں کر رہی۔ شادی کے عائلی معاملات ان منفی رسومات کی بابت حکومت نے تعزیراتِ پاکستان میں شامل کر کے سخت سزا مقرر کر دی ہے تا کہ ان منفی رسومات، بدل صلح، ونی سوارہ کے تحت شادیوں کی روک تھام ہو سکے۔لہٰذا نکاح رجسٹرار / نکاح خواں کو زیادہ ہوشمندی سے اپنی خدمات ادا کرنا ہونگیں۔

تعزیراتِ پاکستان میں سیکشن A-498 کا اضافہ

عورت کو وراثتی جائیداد سے محروم کرنے کی ممانعت:

جو کوئی بھی کسی عورت کو دھوکہ سے غیر قانونی طریقے سے وراثتی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ سے محروم کرتا ہے تو وہ لازمی سزاوار ہوگا اور یہ سزا دس سال تک قید اور دس لاکھ روپے جرمانہ ہوگی۔ (نوٹ: قید کی سزا کسی صورت پانچ سال سے کم نہ ہوگی)

وضاحت: جیسا کہ آئین پاکستان نے عورت مرد کو جائیداد کے حق کے بابت مساوی حقوق دیئے ہیں، اسی طرح وراثتی جائیداد کی بابت بھی عورت قانونِ وراثت کے تحت جائیداد میں حصہ رکھتی ہے، لیکن عمومی رسم ورواج کے تحت عورت کو شادی کے بعد اسکے والدین کی وراثتی جائیداد سے حصہ نہیں دیا جاتا اور کہا جاتا ہے کہ اسکی شادی پر کیئے گئے اخراجات اس مد میں ادا کر دیئے گئے تھے، جو کہ غلط ہے اور قانونِ وراثت کی منشاء کے خلاف ہے۔ اسی طرح عورت خاوند مرحوم کی جائیداد میں بھی وراثتی حصہ رکھتی ہے۔ عورتوں کو وراثتی جائیداد میں لازمی حصہ کیلئے حکومت نے وفاق کی سطح پر مندرجہ بالا سیکشن تعزیراتِ پاکستان میں شامل کر کے سخت سزا مقرر کی ہے تا کہ عورتوں کو وراثتی جائیداد سے محروم نہ کیا جائے۔ اسی طرح حکومت نے عورتوں کو وراثتی جائیداد میں لازمی حصہ کیلئے دیگر متعلقہ قوانین میں بھی ترامیم کی ہیں۔

لینڈ ریونیو ایکٹ میں A-135 اور A-142 کا اضافہ: حکومت نے لینڈ ریونیو ایکٹ میں مندرجہ بالا دفعات کا اضافہ کر کے ریونیو آفیسر کو لازماً پابند کر دیا ہے کہ وہ وراثتی جائیداد کو مرحوم کے تمام ورثاء میں بمطابق قانون جلد از جلد تقسیم کریں اور بغیر رکاوٹ اپنی قانونی ذمہ داری نبھائیں۔ جسکے کیلئے انہیں 180 دن کا وقت دیا گیا ہے۔

تعزیرات پاکستان میں سیکشن 498-B کا اضافہ

جبری شادی کی ممانعت:

جو کوئی بھی کسی طریقے سے کسی عورت کو جبری شادی کیلئے مجبور کرتا ہے تو وہ لازمی سزاوار ہوگا اور یہ سزا سات سال تک قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ ہوگی۔ (نوٹ: قید کی سزا کسی صورت تین سال سے کم نہ ہوگی)

نکاح رجسٹرار / نکاح خواں کی ذمہ داری:

نکاح رجسٹرار / نکاح خواں کی یہ لازمی ذمہ داری ہے کہ وہ نکاح پڑھاتے وقت اور نکاح رجسٹر کرتے وقت دلہن و دلہا کی آزاد رضامندی بارے تسلی کریں کہ وہ کسی جبر یا دباؤ میں تو یہ شادی نہیں کر رہے۔ حکومت نے شادی کے عائلی معاملات کو جبری شادی کی بابت تعزیراتِ پاکستان میں شامل کر کے سخت سزا مقرر کر دی ہے تاکہ جبری شادیوں کی روک تھام ہو سکے، لہٰذا نکاح رجسٹرار / نکاح خواں کو زیادہ عقلمندی سے اپنی خدمات انجام دینا ہونگیں۔

تعزیراتِ پاکستان میں سیکشن (دفعہ) 498-C کا اضافہ

قرآن سے شادی کی ممانعت:

جو کوئی بھی کسی عورت کو قرآن سے شادی کرنے کیلئے مجبور کرتا ہے یا ایسی شادی کیلئے سہولت مہیا کرتا ہے تو وہ لازمی سزاوار ہوگا اور یہ سزا سات سال تک قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ ہوگی۔ (نوٹ: قید کی سزا کسی صورت تین سال سے کم نہ ہوگی)

نکاح رجسٹرار / نکاح خواں کی ذمہ داری:

نکاح رجسٹرار / نکاح خواں کسی صورت ایسی شادی نہ تو کروا سکتے ہیں اور نہ ہی رجسٹر کروا سکتے ہیں جو سراسر غیر قانونی اور بنیادی حقوق کے منافی ہے۔ حکومت نے شادی کے عائلی معاملات کو اس مد میں تعزیراتِ پاکستان میں شامل کر کے قابل دست اندازی پولیس و سخت سزا بنا دیا ہے، لہٰذا نکاح رجسٹرار / نکاح خواں کو زیادہ عقلمندی سے اپنے فرائض ادا کرنا ہونگے۔

پنجاب خواتین کو تشدد سے تحفظ کا قانون 2016ء

حکومت پنجاب نے پچھلے سال 2016ء میں نیا قانون پاس کیا ہے جسکے تحت گھریلو سطح پر تشدد کی شکار خواتین کو فوری طور پر نہ صرف دادرسی حکومت کی سطح پر مہیا کی جائے گی بلکہ گھر کے اندر بھی تحفظ فراہم کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے اور تشدد کرنے والے کو سزا و جرمانہ کے ساتھ ساتھ تحفظاتی اقدامات کا بھی پابند بنایا گیا ہے۔

انسداد تشدد سنٹر کا قیام:

اس قانون کے تحت ضلع کی سطح پر انسداد تشدد سنٹر قائم کئے جا رہے ہیں جہاں تشدد سے متاثرہ خاتون کو ایک ہی چھت کے تلے یعنی تحفظاتی سنٹر کے اندر ہی فوری علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ، قانونی کارروائی کیلئے ایف آئی آر کا اندراج، تفتیش کی کارروائی، مفت قانونی مدد، رہائش کی سہولتیں میسر ہوگی۔ حالیہ طور پر 25 مارچ 2017ء کو ملتان سٹی میں پہلا انسداد تشدد سنٹر قائم کر دیا گیا جس نے کام شروع کر دیا ہے اور آہستہ آہستہ صوبہ پنجاب کے تمام ضلعوں میں حکومت پنجاب یہ سنٹر قائم کر رہی ہے۔

اختیار سماعت عدالت:

اس قانون کے تحت فیملی کورٹ کو اختیار سماعت دیا گیا ہے، جیسے میاں بیوی کے عائلی معاملات پہلے ہی فیملی کورٹ میں سماعت کئے جاتے ہیں، اس نئے قانون کے اختیار سماعت کا اختیار بھی فیملی کورٹ کو ہی دیا گیا ہے۔

سزا کی نوعیت:

اس قانون کے تحت تعینات ''خواتین تحفظاتی آفیسر'' متاثرہ خاتون کی شکایت متعلقہ فیملی کورٹ میں لیکر جائینگی اور فیملی کورٹ سے حاصل شدہ فیصلے پر عملدرآمد بھی کروائینگی۔ عدالت کیس کے حالات و واقعات کی روشنی میں گھر کے اندر ہی رہائش رکھنے کا حکم، عبوری حکم، تحفظاتی اقدامات کا حکم، مانیٹری یعنی جرمانہ و ہرجانہ کا حکم اور تشدد کرنے والے شخص کی کلائی یا پاؤں کے ٹخنہ پر جی پی ایس ٹریکر کا کڑا بھی پہنانے کا حکم جاری کر سکتی ہے تا کہ وہ متاثرہ خاتون سے گھر کے اندر فاصلے پر رہے اور کسی قسم کا تشدد نہ کرے۔ اس طرح جب معاملات معمول پر آجائیں، فریقین کے درمیان صلح، تصفیہ ہو جائے تو عدالت یہ بندش ختم کرنے کا حکم دیگی۔

ڈسٹرکٹ ویمن پروٹیکشن کمیٹیاں:

اس قانون کے تحت ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ ویمن پروٹیکشن کمیٹیاں بھی قائم کی جائیں گے جسکو ضلع کے ڈی سی او جواب ڈپٹی کمشنر ہیں ہیڈ کرینگے جبکہ ای ڈی او ہیلتھ، ای ڈی او کمیونٹی ڈویلپمنٹ، نمائندہ ڈسٹرکٹ پولیس، ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر، ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکوٹر اور ڈسٹرکٹ ویمن پروٹیکشن آفیسر (بطور سیکرٹری) ممبران ہونگے۔ کمیٹی اس قانون کے تحت قائم پروٹیکشن سنٹر کی کارگزاری، شیلٹر ہوم، ٹال فری ہیلپ لائن و دیگر امور کی نگرانی کریگی اور خدمات میں بہتری لانے کیلئے ضروری اقدامات کریگی۔

جرمانہ و سزا:

تشدد کرنے والے شخص کو عدالت کیس کی نوعیت کے مطابق پچاس ہزار روپے سے دو لاکھ روپے تک جرمانہ اور ایک سال قید یا دونوں سزائیں دے گی۔

اگر مدعا علیہ دوبارہ تشدد کرے اور اور عبوری حکم کی خلاف ورزی کرے تو عدالت مدعا علیہ کو دو سال تک قید جو کسی صورت ایک سال سے کم نہ ہوگی اور پانچ لاکھ روپے تک جرمانہ جو کسی صورت ایک لاکھ روپے کم نہ ہوگا، دے گی۔

ٹریننگ مینول

پنجاب قانون شادی بیاہ تقریبات 2016ء

حکومت پنجاب نے 2016ء میں سابقہ قانون بابت نمود و نمائش و فضول اخراجات شادی بیاہ تقریبات 2000، 2015ء کو منسوخ کر کے نیا قانون ''پنجاب قانون شادی بیاہ تقریبات 2016ء'' نافذ کیا ہے۔ اس قانون کے تحت کوئی شخص بھی شادی بیاہ کی تقریبات پر نمود و نمائش نہیں کر سکتا۔

کوئی شخص جو اپنی شادی کر رہا ہو یا کسی دیگر شخص کی شادی کا انتظام کر رہا ہو،

- ایسی عمارت کے سوا، جہاں شادی بیاہ کی تقریب منعقد ہو رہی ہو، کسی گلی، سڑک یا پبلک پارک یا کھلی جگہ پر لائٹوں یا چراغاں سے تزئین و آرائش نہ کریگا نہ کروائے گا، آتشیں اسلحہ سے فائرنگ سمیت پٹاخے یا کوئی دیگر دھماکہ خیز مواد یا آتش بازی نہ چلائے گا نہ کسی کو چلانے کی اجازت دے گا،
- لوگوں کو جہیز نہ تو دکھائے گا اور نہ ہی کسی کو دکھانے کی اجازت دے گا،
- شادی کی تقریب میں آنے والے مہمانوں کو ون ڈش (ایک سالن، ایک چاول ڈش، ایک سلاد، گرم / ٹھنڈے مشروبات، روٹی، نان اور ایک سویٹ ڈش) سے زائد کھانا یا دیگر اشیائے خورد و نوش نہ تو پیش کرے گا اور نہ ہی پیش کرنے کی اجازت دیگا،

شادی ہال، ریسٹورنٹس، ہوٹلز کے مالکان کیلئے پابندی:

اس قانون کے تحت شادی ہال، ریسٹورنٹس، ہوٹلز کے مالکان کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ ون ڈش کے علاوہ زائد و دیگر خورد و نوش شادی کی تقریبات میں نہ تو پیش کریں اور نہ ہی پیش کرنے کی اجازت دیں اور تقریبات لازمی طور پر رات 10 بجے سے پہلے اختتام کریں۔

ٹریننگ مینوئل

کمیٹیاں مجاز افسران:

اس قانون پر عملدرآمد کیلئے حکومت سرکاری گزٹ کے تحت کمیٹیاں تشکیل دے گی اور مجاز آفیسر اس قانون پر عملدرآمد کروانے کیلئے ذمہ داری نبھائیں گے اور چونکہ جرم قابل دست اندازی پولیس ہے لہٰذا متعلقہ علاقہ پولیس مجاز آفیسر کی اس قانون پر عملدرآمدی کی بابت مکمل معاونت کریگی۔

جرم وسزا:

اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو ایک ماہ تک قید اور بیس لاکھ روپے جرمانہ جو کسی صورت پچاس ہزار روپے سے کم نہ ہوگا، سزا دی جائے گی۔

جائزہ فارم اختتام ٹریننگ

(Assessment Form After Training)

- ٹریننگ سیشن کی آخر پر ٹریننگ سے متعلق مانیٹرنگ و جائزے کے حوالے سے شرکاء کا بعد از ٹریننگ استعدادِ کار کا جائزہ فارم پُر کروایا جائے اور اسکے ساتھ ساتھ ٹریننگ کے انعقاد و انتظام و آگاہی سے متعلق بھی مختصر سوالنامہ پُر کروایا جائے۔
- شرکاء کے پیغامات سے متعلق دیوار پر ایک چارٹ پیپر آویزاں کر دیا جائے کہ شرکاء اپنی مرضی سے ٹریننگ سے متعلق، مستقبل کے لائحہ عمل سے متعلق یا کوئی رائے پیغام جو وہ شیئر کرنا چاہیں اس چارٹ پیپر پر لکھتے جائیں۔
- ٹریننگ کے اختتام پر مہمان خصوصی و منتظمین و شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شرکاء میں ٹریننگ میں شمولیت کا سرٹیفکیٹ بدست مہمان خصوصی دیا جائے۔
- ٹریننگ کے تمام شرکاء مع ٹریینرز و معاونین کا مہمانِ خصوصی کے ساتھ گروپ فوٹو کے بعد ٹریننگ کا باقاعدہ اختتام ایک جذبے کے ساتھ الوداعی کلمات کے ساتھ کیا جائے کہ شرکاء اس ٹریننگ سے حاصل معلومات کا بہترین استعمال کرتے ہوئے آگے مزید لوگوں کی راہنمائی کرینگے۔

پنجاب کمیشن برائے حقوقِ خواتین

پنجاب میں خواتین کے وراثتی حقوق کے تحفظ کے لیے اقدامات

وراثت میں خواتین کا حصہ یقینی

اپنے حق کیلئے آواز اٹھائیں
حکومت پنجاب آپ کے ساتھ ہے

- خواتین کا وراثت میں حصہ لازم بنانے کیلئے انتقال وراثت کے فوراً بعد جائیداد کی فوری تقسیم لازمی قرار دے دی گئی ہے (لینڈ ریونیو ایکٹ دفعہ 135-A، 142-A)
- جائیداد کی منتقلی کیلئے فوت شدہ مالک اور تمام ورثہ کا بشمول خواتین کے شناختی کارڈ اور (ب) فارم ریونیو آفیسر کے سامنے پیش کرنا لازمی ہے تاکہ کوئی حقدار محروم نہ رہے۔
- وارثان کے 30 یوم میں باہم رضامندی سے تقسیم جائیداد پر متفق نہ ہونے کی صورت میں ریونیو آفیسر مذکورہ جائیداد کو ازخود حسبِ ضابطہ ورثا میں تقسیم کردے گا۔
- وراثتی جائیداد کے کیس کا فیصلہ ریونیو آفیسر کو 6 ماہ کے اندر کرنا لازم ہے۔
- خواتین کی وراثتی جائیداد کی منتقلی کیلئے 2012ء سے اسٹامپ ڈیوٹی 500 روپے کردی گئی ہے اور جسٹری انتقال کی مد میں رجسٹریشن فیس ختم کردی گئی ہے۔
- شکایت کی سماعت اور ازالہ کیلئے ہر ضلع میں District Enforcement of Inheritance Rights Committee (وراثتی حقوق جائیداد کے عمل درآمد کی ضلعی کمیٹی) قائم کردی گئی ہے۔
- کوتاہی کی صورت میں محکمہ مال کے افسران کیلئے سزا ہے۔
- ورثا شکایات کے لیے متعلقہ ڈسٹرکٹ کلکٹر / ڈی سی او سے رابطہ کرسکتے ہیں۔

خواتین کے حقوق اور مسائل سے متعلق شکایات، معلومات اور رہنمائی کیلئے **1043** پر کسی بھی وقت مفت کال کریں۔

پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین

اپنے بچوں کی پیدائش کا اندراج لازمی کروائیں۔

لڑکی / لڑکے کی پیدائش کے 60 دن کے اندر پیدائش کا اندراج متعلقہ یونین کونسل میں کروانا لازم ہے، جسکی کوئی فیس نہیں۔ لیکن پیدائش سرٹیفکیٹ کے حصول کیلئے 100 **روپے فیس** مقرر ہے، جو سیکرٹری یونین کونسل 3 **دن** کے اندر پیدائش سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا پابند ہے۔

دو ماہ سے زائد سات سال سے کم عمر لڑکی / لڑکے کی پیدائش کے اندراج کیلئے درخواست اسٹامپ پیپر پر دو گواہان کے بیان کے ہمراہ یونین کونسل چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کو جمع کروائیں۔ درخواست میں تاخیر کی وجہ لازمی بیان کریں۔ چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل 7 **دن** کے اندر پیدائش سرٹیفکیٹ 100 **روپے فیس** میں جاری کرنے کا پابند ہے۔

سات سال سے زائد عمر کی صورت میں درخواست اسٹامپ پیپر پر دو گواہان کے بیان کے ہمراہ یونین کونسل چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کو جمع کروائیں۔ درخواست میں تاخیر کی وجہ لازمی بیان کریں۔ چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر رہائش کی تصدیق کیلئے متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر اور عمر کے تعین کیلئے متعلقہ DHO ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سے رپورٹ طلب کرے گا جو 20 **دن** کے اندر جاری کرینگے اور اس طرح چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر 100 **روپے فیس** میں پیدائش سرٹیفکیٹ 20 دن کے اندر جاری کرنے کا پابند ہے۔

کسی شخص کے انتقال کی صورت میں اس کے لواحقین موت کی رجسٹریشن متعلقہ یونین کونسل میں **60 دن** کے اندر رجسٹر کروائیں۔ سیکرٹری یونین کونسل بلا معاوضہ اور بلا تاخیر رجسٹریشن کرنے کا پابند ہے۔